زہے حفظ المتین از غیب تابان
برآمد عن لصوص الدین ہر آن

بامداد شہ جیلانِ ہادی
بریدہ دست و پائے اہل خسران

الحمد للہ رب العالمین حمدا یوافی نعمہ الی یوم الدین کہ این رسالہ سلالہ نور مبین موسوم بہ

حفظ المتین
عن
لصوص الدین

باہتمام منشی محمد ہدایت اللہ صدق آئین مالکِ مطبع ہادی المطابع نو آئین مطبوع گردید

بحمد اللہ کہ تحقیقِ انیقی
نمودہ جلوہ چون آن ماہ کنعان

ندائے ہاتفی آمد بگوشم
وزین سرّ خیوری جان ایمان

۱۳۱۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو علمِ غیبِ کبریا وہ چون کفِ دست شہا — ہیشت عیان ہے ماترا ہر آن ہر صبح و مسا

جو غیبِ ذاتِ رب تجھپر عیان ہر روز و شب — تب غیب جملہ خلق اب کیونکر ہو تجھپر وہ خفا

مفتاحِ کنزِ ذوالمنن مصباحِ ظلمتِ جان و تن — اصباحِ دیجورِ محن سبحانہ رب الورا

جو آل تیری طاہرین و ہمین ہے ہو وہ تا زمین — محبوبِ رب العالمین جو شاہِ جیلان ہے بلا

وہ عالمِ ازل و ابد ام الکتاب عنِ الحد — وہ سر اللہ الصمد وہ حاکمِ قدر و قضا

جو غیبِ مطلق بالیقین اونکی زبان سے ہے مبین — وہ لوحِ رب العالمین بیشک وہی امرِ خدا

لوح جو وہ محفوظ ہے امر اوسکا ملحوظ ہے — حکم انکا بس محفوظ ہے اوسپر مقدم ہے خطا

محبوبِ یزدان غوث ہے شاہ وہ ہوئین بابرو — محمود ایوان میں حضورِ بادشاہِ سید انبیا

وہ دیدِ حق سے بانیاز ہو وین مشرف و سرفراز — اوس راز سے ہون اہلِ نیاز جیسے کہ ماہر اصفیا

وہ اس سالا مین بیان برہان وہکی عیان — حق الیقین وہ بیگمان نزدِ ہمہ اہلِ نہا

اس بوستان پر بلبلان شیدا ہے شوق و جنان — یہ ورد اونکا ہر زمان جان شاہِ جیلان پر فدا

استادہ ہر یک پیشِ گل کرتین ہیں ہا شور و غل — ہمکو عطا کر جامِ مل جسے محبت کو بقا

یا شیخ عبد القادری حلالِ مشکل ہر ولی — بہرِ محمد ہم علی بنما لقائے جان فزا

بللہ شیئا اے صفی ہم بہرِ احمد اے وفی — بہرِ مراد جو خفی از جودِ تو فرما عطا

اے ماہرِ خستہ دلان دردِ دلی تجھ عیان — تو عالمِ علمِ نہان احمد بجالی مرشدا

ظاہر مین عبد القادری باطن مین احمد ہی — لابد تو خلقت سے وری بیشک تو ولی باخدا

اے شمعِ انوارِ قدم مسکین خیری مجھ الم
تجھپر فدا وہ دمبدم پروانہ کچھ پروانہ سا

صلواتِ ایزد بیکران بر عترتِ احمد و آل آن — بادا تصدق ہر زمان بے عد تا روزِ جزا

واللہ متمّ نورہ ولو کرہ الکافرون

الحمد للہ قدیم الاحسان عمیم الامتنان کہ این رسالۂ جلیلہ و مقالۂ نبیلہ مسمّٰی بہ

حفظ المبین

عن

لصوص الدین

از تالیف ضعیف بندۂ مسکین محمد خیر الدین ثبتہ اللہ علی قدم الصادقین

در ہادی المطابع حلیۂ طبع و زیور تصحیح پوشید

ومن يتوكل على الله فهو حسبه

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بیحد خدای را سزد که بذاتِ خود آینده اوست ؛ و نعتِ بیعد سروری را زیبد که خدای مابنده اوست ؛ و مطرِ مدیحهٔ صمد بر آن آلِ اطهار و صحاب کبار می بارد که بصرِ بصیرتِ اوشان دائم بینندهٔ اوست ؛ لانّهٗ شاهدٌ و مشهودٌ و فی کلِ مشهدٍ موجودٌ —

شعر

جمالک فی عینی وذکرک فی فمی	وحبک فی قلبی فاین تغیب

در راهِ عشق مرحلهٔ قرب و بعد نیست
می بینمت عیان و دعا می فرستمت

شعر

صلوة من الرحمن نحو جنابه	لان صلوتی لا تلیق لبابه

امّا بعد پس مرآتِ ضمیرِ منیرِ محبِ صفی اور آئینهٔ خاطرِ خطیرِ منصفِ وفی پر آشکار ہو اور جنانِ اہلِ سنت و جماعت اور جنانِ قلوبِ اربابِ رحمت و طاعت اوسے پُر انوار ہو ؛ کہ رشیدی و خیابان میں مذکور ہے ؛ خانِ آرزو اور غیاث اللغات

مین مسطور ہے کہ خدا بالضم بمعنی مالک و صاحب ست وچون لفظ خدا مطلق باشد
بر غیر ذاتِ باری تعالیٰ اطلاق نکنند مگر در صورتیکہ بچیزی مضاف شود چون کدخدا
وده خدا و ناوخدا و گفته اند کہ لفظ خدا بمعنی خود آئنده است چه مرکبست از کلمه
خود و کلمه آ کہ صیغه امر حاضرست از آمدن وظاهرست کہ امر بترکیب اسم معنی اسم
فاعل پیدا میکند وچون حق تعالیٰ بظهورِ خود بدیگرے محتاج نیست لهذا بدین
صفت خوانند و در سراج اللغات نیز از علامه دوانی و امام فخرالدین رازی
نقل کرده ہے یعنے لفظ خدا کا معنے مالک و صاحب حسب اللغت و عرف مشہور ہے
اور اطلاق لفظ خدا بلا اضافت غیر خدا پر ممنوع و پُر محظور ہے اور حالتِ
اضافت مین اطلاق اوسکا غیر خدا پر جائز و پُر نور ہے جیسا کہ کدخدا وده خدا
ناوخدا اور مثل اسکے جہان مضاف ہو مجوز و سرور ہے اور معنی اون الفاظ
کا صاحب خانہ مالکِ گاؤن صاحب کشتی بلا فتور ہے اور وجہ منع اطلاق لفظ
خدا بلا اضافت غیر خدا پر یہ ہے آشکار کہ لفظِ خدا مرکب کلمہ خود اور آ صیغہ
امر حاضر آمدن سے اسم فاعل ہے بلا انکار پس معنے اوسکا خود آئنده
ہے عند اولی الابصار اور جبکہ حق تعالےٰ نے اپنی ذات و صفات
کو بلا احتیاج غیر کے ہر طور سے کیا آشکار تو اوس وصف سے حالتِ
غیر اضافت مین وہی ذات موصوف ہوئی نزد آئمه کبار اور اطلاقِ
لفظِ رب غیر ذاتِ باری پر مثلِ کلمہ خدا ہے یعنے حالتِ غیر اضافت مین
وہ لاریب ناروا ہے اور یہ بیان نجم المبین لرجم الشیاطین کے ہشتاد و سوم
باب مین مفصلاً مسطور ہے اور درج الدرر البہیتہ فی ایمان الاب الاکرم

والالہامات المصطفویۃ کے تیرہوین[۱۳] صفحہ مین مجملاً مذکور ہے ۔ ای عزیزو فہم
تمیز اس توطیۂ کلام اور تمہید مرام سے یہ مقصود ہے کہ درج الدرر البہیہ
مین اطلاق لفظ خدا و رب غیر ذات باری پر موجود ہے تو اوس اطلاق
کی تحقیق خوانندۂ کتاب مذکور کو خوب دریافت کرنا ضرور ہے کہ اوس اطلاق سے منکر اہل ضلالت
بسبب ابتلائے جہالت نہایت مغرور ہے چنانچہ اس شعر کے معنی مین وہ منکر مضل نہایت حیران
ہوئے بسبب گمراہی جبلّی اور شقاوت ازلی کے وہ معترض پریشان ہے ۔ شعر

نہ ہے برف سے آب ہرگز جدا	محمد خدا سے محمد خدا

شعر مذکور درج الدرر البہیہ کے باؤین صفحہ مین مکتوب ہے اور معنی
اوسکا دو طور سے نہایت خوش اسلوب ہے ایک تو اہل ظاہر کے نزدیک
اسطور آشکار ہے کہ محمد خدا اضافت مقلوبی مثل دہ خدا بلا انکار ہے
اور بائے قسمیہ لفظ خدا پہ محذوف ہے جیسا کہ اس شعر مین ظاہر
و معروف ہے ۔ شعر

خدا منہ چوم لیتا ہے شہید کس محبت سے	زبان پر میرے جسدم نام آتا ہے محمد کا

پس تقدیر عبارت یہ ہوئی بفضل خدائے صمد کہ محمد خدا سے جدا نہین
بخدائے محمد یعنی قسم ہے مجکو خدائے محمد کی لا کلام کہ محمد خدا سے
جدا نہین علیہ الصلوۃ والسلام اور دوسرا معنے اوسکا یہ ہے نزدِ
اہل بواطن اور یہ اظہر من الشمس ہے در جمیع مواطن کہ دوسرا لفظ محمد
محض اسم مفعول مقصود ہے قطع نظر علم سے وصف محمد معہود ہے
یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حمد کیا گیا خدا سے خود آنیوالا ہے بلا توسط غیر

کیونکہ وہ ذاتِ فیضِ نورِ قدیم ہے کنزِ فخیم ہے جامعِ جمیعِ خیر ؛ پس اسجاۓ مغائرت نہین زینہار ؛ مگر اضافتِ خاتمِ فضہ ہے آشکار ؛ خاتم اور فضہ سے ایک ہی ذات مقصود ہے ؛ ہر طور نام و نشانِ جدائی ذات یہان مفقود ہے ؛ درِ ظلمات تو تسطہر وجہ سے مسدود ہے ؛ خانہ اتحاد بصد اعتماد معمور ہے ؛ کیونکہ اوسی نورِ قدیم سے یہ نورِ عظیم کامل السرور ہے ؛ مَین اور تو کا یہان نام نہین وہی کنزِ مخفی ایک نور ہے ؛ اوسی نور سے جملہ عرشیات و فرشیات کا ظہور ہے ؛

۵

اضافت جو مین کی نہ ہے آشکار   وہ ہے خاتمِ فضہ نزدِ کبار
جو ذاتِ محمد وہ نورِ خدا   اضافت یہ مین کی بلا اِمترا
تو نورِ محمد چو خاتم بدان   وہ از فضۂ کنزِ مخفی عیان
تو ہرگز نہ خاتم سے فضہ جدا   نہ فضے سے خاتم جدا اے فتا
کہ فضے سے خاتم جو پیدا ہوا   تو خاتم سے فضہ ہویدا ہوا
یہ خاتم وہی فضہ بے ارتیاب   وہی فضہ خاتم یہ لُبِ لباب
نہین فرق تمثیل مین کچھ عیان   مگر اصل فضہ مین نقص و زیان
نہ نورِ قدم سے وہ نقصان پذیر   کہ پیدا ہوا جس سے نورِ بشیر
وہ فیضِ قدیمی سے پیدا ہوا   وہ صفتِ قدیمی ہویدا ہوا
اسی طور وہ نورِ فیضِ قدیم   نہ ہرگز وہ ناقص ز فیضِ عمیم
ہوا اوس سے جملہ عوالم عیان   ہمہ اہلِ عرش و زمین آسمان
نہ پیدائشِ خلق سے کچھ فتور   ہوا نورِ احمد مین اے ذی شعور

جو ہے شمعِ کنزِ خفی اے بصیر ۔ تو اوسکی شعاعِ سراجِ منیر
نہ ہے شمع سے دور ہرگز شعاع ۔ صفت اور موصوف یک بے نزاع
ز احدیتِ خالقِ کردگار ۔ ہوئی وحدتِ مصطفےٰ آشکار
ز وحدت ہوئی واحدیت عیان ۔ یہ ہے کنزِ مخفی کا جملہ بیان

تو کیونکر خدا سے محمد جدا
محمد خدائے غیوری خدا

قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام • وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ الکرام • یا جابر اِنّ اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاءِ نورَ نبیّکَ من نورہٖ ثُمّ خلق منہ کُلّ خیرٍ وخلق بعدہٗ کُلّ شیئٍ رواہ البیہقی وعبد الرزاق عن جابر بن عبد اللہ الانصاری • علیہم رضوان اللہ الباری • یعنے جب حضرت جابر نے جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سوال کیا • تب آپنے انکو اسطور سے جواب باصواب دیا • کہ ای جابر اللہ تعالیٰ نے اول سب مخلوقات کے نور نبی تیرے کا اپنے نور سے ہویدا کیا • پھر اوس نور کامل السرور سے ہمہ خیرات و برکات کو پیدا کیا • اور بعد اوسکے ہمہ عرشیات و فرشیات کو کیا آشکار • پس اوسی نورِ مبرور سے ہمہ کائنات کا ہوا اظہار • اور یہ حدیث سننِ بیہقی اور جامع عبد الرزاق مین ہے نگار • اور بعدِ شعر مذکور • یہ دو شعر ہین مسطور •

وہ ظاہر مین لاریب عبدِ خدا ۔ خدا ہے وہ باطن مین بے امترا
وہ نورِ قدیمی وہ نورِ الٰہ ۔ وہ مسجود برحق بلا اشتباہ

تو معنے انکا اسطور عند اولی الابصار ہے • کہ حقیقت محمدیہ لاریب نور

کنزِ احدیۃ بلا انکار ہے ؛ ظاہر آپکا مُقید عبدہٗ و رسولہٗ اور باطن آپکا مطلق نورِ انوار ہے ؛ آپکے ظاہرِ مُقید کو سجدہ کرنا سزاوار نہیں ؛ کہ عبدہٗ و رسولہٗ ہے مسجودیّت اوسے درکار نہیں ؛ اور باطن آپکا حق مطلق لائقِ مسجودیت صفتِ قدیمۂ احدیتِ حضرتِ ودود ہے۔ عبدیت آپکی اضافی غیر حقیقی مستعار ہے ؛ اور یہ مضمون تفسیرِ تجبیر و جامع کبیر و روح البیان وغیرہا مین نگار ہے ؛ اور اسکی تائید مزید دُررُ الغواص مین بھی آشکار ہے ؛ اور درج الدرر البھیۃ فی ایمان الاٰباء والامھات المصطفویۃ کے ینتالیسوین صفحہ مین وہ تعبیر پُر انوار ہے ؛ کہ قال فی روح البیان والتجبیر والجامع الکبیر عن الامام الواسطی وغیرہ من النحاریر قدس اللہ سرہم المنیر ان اللہ تعالیٰ اسمائہٗ و توالت نعمائہٗ قد اخبرنا بالاٰیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ ؛ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ؛ بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ وعلی اٰلہ واصحابہ البررۃ الکرام ؛ عادیۃ واضافیۃ لا حقیقیۃ فظاہرہٗ مخلوق و باطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاہرہٖ لان ظاہرہٗ من عالم التقیید و باطنہ من عالم الاطلاق قال العارف الاجل الواصل الاکمل سیدی عبد الوھاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی درر الغواص لو اظہر ذرۃ من معجزاتہ التی ھی من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ الدنیا لتلاشی العالم باسرہٖ لانھا کلھا تجلیات لیس معھا رائحۃ الکون المقید فھی بریئۃ عن المثلیۃ ولھا اطلاق وعدم الانقطاع انتھی وتفصیل ھذا التبیین فی کتاب رجم المبین لرجم الشیاطین فمن کان شائقا

من الصادقين فليطالع ذلك بعين المنصفين واللہ یھدی بہ المتقین
یعنی حضرت امام واسطی رضی اللہ عنہ سے مسطور ہے ؛ اور دیگر حضرات محققین
سے بھی مذکور ہے ؛ کہ آگاہ کیا ہمکو حق تعالیٰ نے کہ ایسا عالی ہے رتبہ جبیب اللہ ؛
کہ اِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰہَ ؛ یعنی جو تیرے دست حق پرست
پر ہوتے ہین مُرید ؛ تو تحقیق وہ اللہ تعالےٰ ہی کے مرید ہوتے ہین بے نقص و
مزید ؛ اور یہ اسلیے کہ بشریت جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عاریت
واضافی ہے نہ حقیقی عند الفہام ؛ ظاہر آپکا مخلوق اور باطن آپکا حق تعالےٰ
ہے لاکلام ؛ لہذا جائز ہے آپکے باطن کو سجود ؛ اور ظاہر آپکا عبد ہے نہ بہا
مسجود ؛ کیونکہ ظاہر آپکا عالم تقیید سے ہے ؛ اور باطن آپکا عالمِ اطلاق و حید سے
ہے ؛ یعنے یہ مقام عین الجمع متروکِ عبودیت ہے ؛ باطنِ احدیت لائق مسجودیت
ہے ؛ اور تمثیل اسکی اسطور نزدِ اہل درایات ہے ؛ کہ روشنائے قلم عین روشنائے
دوات ہے ؛ اور صفحہ قرطاس پر بتوسط قلم وہی روشنائی بالبینات ہے ؛
روشنائے دوات مین جو حروف بالاجمال موجود ہین ؛ وہی حروف بتوسط
قلم صفحات پر بالتفصیل معدود ہین ؛ پس باطن روشنائے قلم عین روشنائے
دوات بالاجمال ہے ؛ اور ظاہر روشنائے قلم صفحات پر لاریب بالتفصیلِ
کمال ہے ؛ دوات مفیضِ اول بے قال و قیل ہے ؛ قلم مستفیضِ اول مفیضِ
ثانی بے تعجیل ہے ؛ اور صفحات مستفیض ثانی مفیض ثالث پر مصوف ہین ؛ دوات
مقامِ اَلِف قلم مقامِ بَا صفحات مقامِ سائر حروف ہین ؛ اسیطور روز یکشنبہ
مثل اَلِف اور دوشنبہ مثل بَا اور سائر ایام مثلِ باقی ہر ایک حرف عروف

ہین ۔ لہذا آغازِ قرآن بائے بسم اللہ سے ہوا کہ او سہین جمیع علوم باہر صنوفِ الوف
ہین ۔ اور لاریب یہی مقام رتبۂ قلمِ اقلام ہے ۔ کہ وہ متوسط احدیت و واحدیت
علی الدوام ہے ۔ یہی مقام جنابِ سیدالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے ۔ اور وہ
باطنِ احدیّتِ ذاتیہ وحدتِ حضرتِ صفاتیہ لاکلام ہے ۔ لہذا اس آیت مین مقسم
بہٖ ہے یہی مضمون ۔ کہ ن وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۔ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ
یعنی اے میرے حبیب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم قسم ہے ہمکو دواوات کی
اور قسم ہے ہمکو قلم جامعِ جمیع صفات کی اور قسم ہے ہمکو تمام حروف مکتوبات کی دواوات
سے مراد احدیّتِ ذاتیہ ہے ۔ قلم سے مراد وحدتِ صفاتیہ ہے ۔ اور حروف سے
مراد واحدیّتِ افعالیہ ہے ۔ حق تعالیٰ نے اپنی ذات اور اپنے حبیب جامعِ جمیع
صفات اور جو کچھ دواتِ ذات اور قلم جامعِ صفات سے صفحاتِ ہستی پر ہو
نقوشات ان تینونکی قسم کھایا ۔ اپنے حبیب گنہگارون کے طبیب کا اطمینان قلبی
فرمایا ۔ کہ ہرگز ہرگز نہین تو مجنون ۔ ساتھ نعیم مقیم ربِ قدیم کے اے ذی فنون ۔
کیونکہ اجر تیرا دائم منّت نہندہ ہے نہ ممنون ۔ یعنے ثواب تیرا دیا پروردگار
ہے ۔ اور وہ دائم غیر منقطع بلا انکار ہے ۔ اور جبکہ قرآن حلیہ و عکس سیدالانام ہے
اور وہ قرآن صامت اور یہ قرآن ناطق نزدِ فہام ہے ۔ اور بعدِ الف بیشک
حرفِ با کا مقام ہے ۔ اور با کے اول و آخر حرفِ الف لاکلام ہے ۔ تو آغازِ
قرآن بائے بسم اللہ سے باتفاق ائمہ اعلام ہے ۔ اور سارے اوصاف حرفِ
با فرعِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے ۔ لہذا یوم تولد جناب سیدِ مختار
روز دوشنبہ ہے بلا انکار ۔ اور بسم اللہ تین اسمائے الٰہی کو شامل ہے ۔ ذات

وصفات وافعال اِن تینون مراتب کو حامل ہے ٭ اور اِن مراتب کا بیان ہے اَلِف لَام مِیم ٭ اور اِن مراتب کی تفصیل ہے کتابِ قدیم ٭ ای عزیز وافر تمیز الم سے سین والناس تک جتنے علوم قرآن شریف مین موجود ہین ٭ وہ سب سورۂ فاتحہ مین لاریب معہود ہین ٭ اور یہ علوم سورۂ فاتحہ بسم اللہ مین معدود ہین ٭ اور جملہ علومِ بسم اللہ بائے بسم اللہ مین بفضلِ رب ودود ہین ٭ کیونکہ با مقامِ جناب رسول کریم ہے ٭ جو صاحبِ خُلقِ عظیم ہے ٭ وہی اول و آخر ظاہر و باطن از بسکہ علیم ہے ٭ اوپر صلوٰة وسلام حضرتِ ربِ قدیم ہے ٭ لہذا یہ فرمان حضرت علی مرتضیٰ ہے کہ اَنَا النُّقطَةُ تَحتَ البَاءِ ٭ اور یہ مضمون اسرار التنزیل و روح البیان مین مسطور ہے ٭ تفسیرِ تجبیر و تحریر مین بھی مذکور ہے ٭

شعر

اَلِف لام بھی میم سہ حرفِ تام	و لے در حقیقت یہ ہے ایک لام
مکان مین وہی تین بیشک عیان	و لے تین ہین ایک در لامکان
کہ احدیت و وحدتِ جانِ جان	سُوم واحدیت نگر با جنان
صفتِ ذات و افعال سے بیگمان	یہ جملہ عوالم ہوئے پُر عیان
یہی سہ مراتب جو مذکور ہین	تو وہ بسملہ مین ابصد نور ہین
کہ اللہ رحمانُ ثالث رحیم	تو ہے اُنمین جملہ کتابِ قدیم
علوم جسقدر جو کہ ہین بے حساب	کُتبِ سماوی و اُمُّ الکتاب
وہ ہین بسملہ مین بلا امترا	جو ہین بسملہ مین وہ در حرفِ با
کہ با ہے مقام محمد مدام	ہوا جسے آغاز قرآن تام
وہ لاریب ہے عکسِ خیر الانام	وہ صامت یہ ناطق نہ اِسمین کلام

الف سے نہ آغاز ہو وہ کتاب — کہ لابد وہ حلیۂ رسالت مآب

علوم محمد جو ہین بے کنار — تو قرآن یک قطرہ اونسے شمار

نہ اونکو احاطہ کرین خاص و عام — وہ ادراک خلقت سے بیرون مدام

مگر حسب امداد ربُّ الانام — کرین درک اونسے خواص کرام

قَالَ اللہ خالق الارض والسماء: وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

الف چون احد ذات ہے بیگمان — یہ اول تعین مفیض نہان

وہ با یوم اثنین مثل صفات — یہ ثانی تعین بصد تبینات

لہذا تولد ہوئے مصطفا — اوسی یوم اثنین مین اے فتا

بھی ظاہر نبوت کیا در انام — اوسی یوم اثنین مین لا کلام

ہوا لیل اثنین مین بھی عروج — مکان سے کیا لامکان مین ولوج

ہوا اونکو معراج بہر وصال — تو جانا کا جان سے ہوا اتصال

ہوئے یوم اثنین احمد روان — بھی مکے سے لاریب ہجرت کنان

مدینے مین داخل ہوئے بالضرور — بھی اوس یوم اثنین مین با سرور

بھی اس دار دنیا سے دار الوصال — کیا یوم اثنین مین انتقال

یہ جیسے یوم اثنین ہین در نگار — جو اسرار اسکا وہ ہین بے شمار

تو اوس بائے بسمل سے ہے یہ عیان — کہ ہین بعد حق سید انس و جان

پڑھین بندگان جب کتاب خدا — تو ہوا اولا ذکر خیر الورا

وہی ذکر محبوب لیل و نہار — نہ اوسپر مقدم کوئی یادگار

کرے گر کوئی یاد رب الجبار — کرے یاد یک اونکو پروردگار

فاذکرونی اذکرکم الآیۃ

کرے ذکرِ احمد کوئی ایک بار	تو دہ بار وہ نزدِ حق یادگار

من صلّی علیّ واحدۃ صلّی اللہ علیہ بہا عشراً الحدیث

تو کیونکر مقدم نہ دس ایک پر	جو فرمانِ ایزد وہی خوبتر
جو مفعول مذکور ہوا ے مہان	تو ہو ذکرِ فاعل بھی اوسنے عیان
نہو ذکرِ فاعل جدا اے فہام	کبھی ذکرِ مفعول سے لا کلام

اذا ذکروا ذکر اللہ الحدیث لان ذکر المفعول یستلزم ذکر الفاعل ھکذا

فی الفتوحات الالٰہیۃ

چہ جائیکہ ذکرِ رسولِ کریم	حبیبِ خدا نورِ ذاتِ قدیم
جو ہین باطنِ احدیت لا کلام	ہوا جس سے پیدا خدائے انام
وہی جملہ خلقت سے مقصود ہین	خدا اونکا حامد وہ محمود ہین
خدا جنکی چاہے ہمیشہ رضا	رضائے محمد رضائے خدا
خدا ہے مُرید و محمد مراد	وہ ذاکر یہ مذکور باصد وداد
محب محمد خدائے قدیم	وہ محبوب جو اہلِ خُلقِ عظیم
بھلا کیون نہ منظورِ حق اے فہام	کہ ہو ذکرِ احمد مقدم مدام
اوسے سب طرح سے بھی تقدیم ہو	وہ اذکار مین اہلِ تعظیم ہو
مقدم جو ہے ذکرِ خیر الوریٰ	وہ مذکورِ ایزد وہ ذکرِ خدا
وہ ظاہر مین تقدیم خیر الوریٰ	حقیقت مین تقدیم ربّ السما
وہ ابلیس تھا ساجد کردگار	کیا نورِ احمد سے اوسنے فرار

تو اوسپہ ہوا طوقِ لعنت نثار | کہ وہ پیشوائے ہمہ اہلِ نار

کہ وہ عینِ کو غین سمجھا ضرور | نہ ہرگز کیا فرق در نار و نور

ہوا وہ تکبر سے اہلِ غرور | تو نورِ نبی سے کیا پھر نفور

تو اوسکو نہ سجدہ کیا زینہار | کہ وہ نورِ ایزد یہ از جنسِ نار

کہ ناری کو ناری سزاوار ہے | جو ناری وہ نوری سے بیزار ہے

جو ابنِ مغیرہ عدوِ رسول | عدوانِ حسنینِ آلِ بتول

تو اون سب کا لابد وہی اعتقاد | جو تھا قلبِ ابلیس مین باعناد

کہ لاریب نورِ نبی عین ہے | نہ ہرگز وہ نورِ خدا عین ہے

نہ نورِ قدیمی سے وہ نور ہے | وہ نورِ خدا سے بے دور ہے

وہ لاریب نورِ خدا سے جدا | جدائی سے موصوف نورِ خدا

وہ چون نورِ سائر یکے نور ہے | بہر طور ایزد سے وہ دور ہے

نہ وہ احدیت سے ہوا آشکار | وہ مخلوق عاجز ہے خاکسار

وہ لابد بشر مثلِ ما بیگمان | یہی اصل ذاتِ بشرِ مرسلان

تو مثلِ محمد کرورون رسول | کرے ایک پل مین خدائے فحول

وہ پیدا کرے مثلِ احمد ضرور | تو ممکن یہ لابد نہ اسمین فتور

و یا جملہ خلقت کو پروردگار | کرے مثلِ احمد نہان آشکار

و یا جملہ خلقت بامرِ خدا | چو ابلیس و دجال ہون برملا

تو لاریب کچھ رونقِ کردگار | نہو بیش و کم اوسکے نزدِ کبار

سماعیل کا ہے یہی اعتقاد | ہوئے متفق اوسپہ اہلِ عناد

خیوری وہی اعتقادِ لعین
کہ نورِ نبی کے وہ ہین منکرین

رسالہ تقویت الایمان مین جو عبارت اعتقاد مذکور مین مسطور ہے وہ اہانتِ جنابِ رسولِ مقبول مین اظہارِ قدرتِ خدا مذکور ہے جو کار بہ فرمان نصِ قرآن حکمِ الٰہی سے امر محال ہے وہی تکذیبِ خدا اوسکے نزدیک امر ممکن بے قیل وقال ہے بندا اور وہ عبارت یہ ہے کہ اوس شہنشاہ عالیجاہ کی یہ شان ہے کہ ایک آن مین ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی ولی اور جن وفرشتے جبرائیل محمد صلعم کے برابر پیدا کر ڈالے اور جو سب لوگ پہلے پچھلے آدمی اور جن پیغمبر ہی سے ہوجاوین تو اوس مالک الملک کی سلطنت مین دگنی ہونے سے کچھ رونق بڑھ نجاویگی اور جو سب لوگ ملکر شیطان اور دجال ہی سے ہوجاوین تو اوسکی کچھ رونق گھٹ نجاویگی وہ ہر صورت مین بڑونکا بڑا اور بادشاہونکا پادشاہ ہی انتہی

جو ہے رد اوسکا بسند کبار	وہ نجم المبین مین مفصل نگار
ولے اوسے اندک یہانپر عیان	کہ ضمناً ہوا ہے یہان پر بیان
سنو گوشِ دل سے نہو مفترین	جہالت ضلالت سے اے منکرین
ازل سے ابد تک جو چاہا خدا	وہ ہے اوسپہ قادر بلا امترا
جو چاہا نہین اوسنے اے ذیشعور	تو قدرت کا ہرگز نہ اوسپہ ظہور

قال فی منیح الروض الازہر وغیرہ من زبر اولی البصر ان کل شیئ تعلقت بہ مشیۃ اللہ تعالیٰ تعلقت بہ قدرتہ والا فلا یقال انہ قادر علی المحال العدم وقوعہ ولزوم الکذب انتہی

ارادے خدا کا تعلق جہان	تو قدرت کا اوسپہ تعلق عیان

نہ جس امر کی خواہش کرے کردگار | تو ہرگز نہ قدرت کا اوسپا پکار
تو اوسکا تعلق نہ جس جائے پر | تو اسکا نہووے بھی اوسکا مقر
نہ کہہ اسطرحسے کہے ذوالجلال | بھی قادر کرے جو وہ چاہے محال
نہووے محالات کا کچھ ظہور | ولے اوسکے ہو کذب لازم ضرور
اسیواسطے شئ پہ وارد قدیر | کلام خدا مین ہوا اے خبیر

قال الله فی کتابه المنیر ان الله علی کل شیء قدیر قال فی التعبیر و انوار التنزیل والجامع الکبیر والتامیل ان الشیء ههنا بمعنی المشتی ای مشی وجوده فما شاء الله وجوده فهو موجود والقادر هو الذی ان شاء فعل وان لم یشا لم یفعل والقدیر الفعال لما شاء علی ماشاء واشتقاق القدرة من القدر لان القادر یوقع الفعل علی مقدار ما تقتضیه مشیته وقوته انتهی ملخصاً قال فی الجلالین ان الله علی کل شیء ای شاءه قدیر قال فی الارشاد ومعنی القدرة علی المعدوم حال عدمه انه ان شاء ایجاده اوجده وان لم یشا ایجاده لم یوجده انتهی

یہان معنا شئ کا مفعول ہے | یہی معنا معہود و مقبول ہے
جو چاہا خدانے کہ موجود ہو | وہ موجود ہووے بلاگفتگو
نہین جسکو چاہا کہ موجود ہو | نہ موجود ہوگا وہ اے نیک خو
ہوئی خواہش خالق کردگار | کہ یہ امر اسطور ہو آشکار
تو اوسپر وہ قادر نہ اسمین کلام | نہ قدرت کا بے مشیة اللہ عام
کہ ہر طور قادر خدا اے انام | وہ موصوف دو نو صفت سے مدام
کہ قادر وہ ایجاد پر بے فتور | نہ ایجاد پر بھی وہ قادر ضرور

ثبوتی و سلبی صفت سے خدا	ہمیشہ وہ موصوف ہے اِمترا
ازل مین جو تھی مشیتِ کردگار	تو ہے اوسپہ قدرتکا سب کاربار
ازل مین جو چاہا خدائے جہان	وہی اب وہ چاہے وہی ہو عیان
تغیر نہین اوسمین ہرگز روا	کہ ہے وہ قدیمی صفت اے فتا
قدیمی مین تبدیل جائز نہین	کہ خاصہ وہ حادث کا ہے بالیقین
ازل مین نہین جسکو چاہا خدا	تو ہرگز نہ چاہیگا اوسکو سدا
کہ یک طور پر خواہشِ کردگار	تغیر کا ہرگز نہین اوسمین کار
نہین جسکو چاہا وہ ہے ممتنع	نہ موجود ہو وہ نہو مستمع
اسیطور فرمانِ خیر الانام	علیہ صلوٰۃ خدا او سلام

ماشاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن الحدیث

کہ چاہا خدا نے جو روزِ ازل	وہ لابد ہویدا نہ اسمین خلل
جو چاہا نہین اوسنے ہرگز نہو	محالات سے ہے وہ بے گفتگو

قال فی التحبیر و المجامع الکبیر اجتمعت الامہ واتفق علیہ اھل السنہ علی ان القدرۃ لاتتعلق بالمحال اصلاً لان تعلقہا بالمحال محال فلھذا لایکفر من قال ان اللہ لایقدر علی اخراجہ عن ملکہ لان اخراجہ الی ما لا یتعلق بملک الباری محال وقد اتفقوا علے ان القدرۃ لاتتعلق بالمحال اصلاً فالکفر تعلقہ بالمحال محال انتھی ۵

تفسیرِ تحبیر مین ہے نگار	بھی دیگر کتب مین یہی آشکار
کہ ہین متفق اوسپہ جملہ کبار	جو ہین اہلِ سنت سعادت شعار

کہ قدرت خدا کا تعلق نہیں — محالات سے نزدِ اہلِ یقین
کہ لاریب ہے وہ تعلق محال — تو ہووے نہ ثابت وہ ربِ جلال
متعلق کرے قدرتِ کردگار — محالات پر گر کوئی ہوشیار
تو عجزِ خدا اوسے ظاہر ہو — کہ ہے وہ محالات اے نیک خو
تو ہووے نہ موجود وہ زینہار — وہ ہے ممتنع نزدِ جملہ کبار
کہے گر کوئی خالقِ ذوالجلال — وہ قادر نہیں ہے اسی ذی کمال
کہ خارج کرے مجکو از ملکِ خویش — نکالے مجھے اوسے با درویش
تو کیا حکم اوسپر ز شرعِ مبین — وہ مومن رہا یا کہ از کافرین
تو لاریب اسکا یہی ہے جواب — جوابِ مصفا ز بس پُرصواب
کہ ہرگز نہیں کفر کی وہ مقال — کہ موجود ہووے نہ ہرگز محال
جو اخراجِ شخصے متعلق عیان — بغیرِ جہانِ خدائے جہان
تو ہے وہ محالات سے بالضرور — تو کیونکر محالات کا ہو ظہور
نہیں ملکِ ایزد سوا زینہار — کوئی ملکِ غیرِ خدا آشکار
تو کس جا پہ اوسکو نکالے خدا — کہ ہر جائے ملکِ خدا برملا
وہی مالکِ ملک بالملکِ تام — تو صادق یہی قول نزدِ فہام
کہ اخراج شخصے بملکِ دگر — محالات سے ہے نہ ممکن بشر
تو اوسے نہ عجزِ خدا آشکار — نہو منتفی قدرتِ کردگار
کہ لائق نہیں ملک با عجز تام — کہ ہو ملکِ غیرِ خدائے انام
تو عاجز ہوا مالک اسجا ضرور — نہیں عجز قدرت خدا کا ظہور

خیوری جو علم خدا مین انام
نہ وہ مثلِ احمد کے لائق مدام

نہین مثلیت کی جو قدرت مدام
تو مثلِ محمد نہ امکان ہے
جو امکانِ منکر وہ خسران ہے
وہ ابن مغیرہ یہی شان ہے
جو بے قولِ منکر وہ ہذیان ہے
یہ لاریب خاتم کی برہان ہے

کسی مین کسی طور اے نیکنام
یہی قول فرمانِ قرآن ہے
وہ خسران سے اہلِ نیران ہے
کہ ولد الزنا اہلِ خذلان ہے
کروڑون کا امکان بہتان ہے
یہ نصِّ جلی حکمِ فرقان ہے

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمًا الاٰية

محمد کسی کا نہ ہرگز پدر
ولیکن وہ لاریب ابو الاصفیا
نہو بعد اوسکے نبی زینہار
یہ لابد محالات سے صاف صاف
کیا عہد ایزد نے جس طور پر
جو فرمودہ حق وہ پُر نور ہے
کہ مین نے کیا تجکو اے مصطفا
نہو بعد تیرے نبی زینہار
تو اک ایک ہے خاتم الانبیا

رجالِ امم سے جو اہل بصر
رسولِ رسل خاتم الانبیا
کبھی اہر سر تو کوئی از کبار
کہ عہد خدا مین کبھی ہو خلاف
اوسی طور ظاہر کرے بے خطر
کتاب خدا سے جو مسطور ہے
رسولِ رسل خاتم الانبیا
ازل مین یہی خواہشِ کردگار
ازل سے ابد تک بلا امترا

ازل مین نہ خواہش ہوئی آشکار ‏ کہ خاتم دگر ہو کوئی ازکبار

تو کیونکر کرے از سرِ نو خدا ‏ کسیکو نبی تا بروزِ جزا

چہ جائیکہ ہو مثلِ خاتم عیان ‏ نظیرِ محمد کوئی در جہان

کہ ہو کذب لازم خدا پر ضرور ‏ کہ ہے نقضِ وعدہ کیا اوسمین ظہور

نہ شیئے پہ قدرت وہان شکار ‏ تو مثلِ محمد نہو زینہار

کہ یہ ممتنع ہے بامرِ خدا ‏ نہ موجود گا ہے وہ ہو دروَرا

تو ثابت ہوا اوس سے اے نیکدان ‏ نہو از سرِ نو نبی اب عیان

کہے گر کوئی اوسکا امکان ہے ‏ تو ہرگز نہ وہ اہلِ ایمان ہے

وہ مرتد از اہلِ نیران ہے ‏ کہ منکر وہ از نصِّ فرقان ہے

احادیث مین جو کہ فرمان ہے ‏ تو اوس سے وہ منکر چو شیطان ہے

جو اجماعِ اُمت سے ایقان ہے ‏ تو اوس سے وہ سرکش بہران ہے

قیاسِ جلی سے جو تبیان ہے ‏ تو وہ اوس سے بھی اہلِ طُغیان ہے

جو خاتم سے وہ اہلِ کُفران ہے ‏ تو دارین مین اہلِ خُسران ہے

ختَم اوسکے دلپر زدیان ہے ‏ تو کب اوسکو خاتم پہ ایمان ہے

خیوری جو وہ اہلِ خُذلان ہے ‏ تو دائم وہ در دارِ نیران ہے

قال الامام الاجل والهمام ابو الفضل فی کتابه المعتمد فی بیان المعتقد یکفر من قال بامکان نبی یکون بعدہٗ صلی الله علیه وسلم وفصّل الایمان بخاتم النبیین وحقق معنے ختم النبوة واطال البحث وقال بحمدہ هذه المسئلة مبینة بین الاسلامیین

لا يحتاج الى كشف وبيان واما هذا المقدار الذي ذكرت فلمخافة ان يوقع زنديق جاهلا في الشبهة وكثيرا ما يخدعون بان الله على كل شيء قدير **والجواب** ان القدرة لا ينكرها احد ولكن لما اخبر الله سبحانه وتعالى عن شيء ان يكون كذا او لا يكون فلا يكون الا كما اخبر والله سبحانه اخبرنا بانه لا يكون بعد نبينا صلى الله عليه وسلم نبي اخر وهذا لا ينكره الا من لا يعتقد نبوته صلى الله عليه وسلم لانه ان كان مصدقا بنبوته فقد صدقه صادقا في كل ما اخبر به صلى الله عليه وسلم اذ الحجج التي ثبتت بها نبوته صلى الله عليه وسلم بطريق التواتر ثبت بها ايضا انه خاتم الانبياء في زمانه وبعده الى يوم القيامة فلا يكون الاستثناء قطعا فمن شك فيه يكون شاكا فيها ايضا كمن يقول انه كان نبي بعده او يكون او هو موجود وكذا من قال يمكن ان يكون فهو كافر هذا شرط صحة الايمان بخاتم الانبياء سيدنا محمد صلى الله عليه واله وسلم انتهى قال في بحر الكلام قال اهل السنة والجماعة لا نبي بعد نبينا عليه الصلوة والسلام لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين ولقوله عليه الصلوة والسلام لا نبي بعدي ومن قال بامكان نبي بعد نبينا صلى الله عليه وسلم يكفر لانه انكر النص وكذلك لو شك فيه لان الحجة قد تبين الحق من الباطل ومن ادعى النبوة بعد سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم لا يكون دعواه الا باطلا انتهى قال العلامة الجامي قدس الله سره السامي في شرح الفصوص لا نبي بعد نبينا محمد صلى الله عليه وسلم مشرعا او مشرعا له والاول هو الاتي بالاحكام الشرعية من غير متابعة لنبي اخر قبله كموسى وعيسى عليهما السلام والثاني هو المتبع لما شرعه له النبي المتقدم كانبياء بني اسرائيل اذ كلهم كانوا داعين الى شريعة سيدنا موسى عليه السلام فالنبوة والرسالة منقطعتان عن هذا الموطن

بالرسول الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم فلم یبق الا النبوۃ اللغویۃ التی ہی الانباء
عن الحق واسمائہ وصفاتہ واسرار الملکوت والجبروت وعجائب الغیب ویقال
لہا الولایۃ وہی الجہۃ التی تلی الحق کما ان النبوۃ الشرعیۃ تلی الخلق فالولایۃ
باقیۃ دائمۃ الی قیام الساعۃ انتہی قال فی ہدیۃ المہدیین واما الایمان بسیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لا یصح بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل
فاذا آمن بانہ رسول ولم یومن بانہ خاتم الانبیاء والرسل لا نسخ لدینہ الی
یوم القیامۃ لا یکون مومنا وقال فی الاشباہ فی کتاب السیر اذا لم یعرف ان سیدنا
محمدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمومن لانہ من الضروریات قال فی
تحفۃ المحتاج شرح المنہاج فی کتاب الردۃ او کذب رسولا او نبیا او نقصہ بای
منقص وان کان صغیرا او جوّز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
فہو مرتد وسیدنا عیسی علیہ السلام نبی قبل فلا یرد انتہی قال فی المعتمد واعتقاد
حصول النبوۃ بالکسب کفر وہذا ہو مذہب الملحدین من مذاہب الفلاسفۃ المضلین
قال العلامۃ والحبر الفہامۃ عبد الغنی النابلسی فی شرح الفرائد رضی اللہ عنہ بحث العقائد
وفساد مذہبہم غنی عن البیان بشہادۃ العیان کیف وہو یودی الی تجویز
نبی مع نبینا علیہ الصلوۃ والسلام او بعدہ وذلک یستلزم تکذیب القرآن لانہ
قد نص علی ان نبینا خاتم النبیین وہو آخر المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین
قال الامام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی فی آخر کتابہ الاقتصاد ان الامۃ فہمت
من لفظ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ومن قرائن احوالہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ فہم عدم نبی ورسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص

ومن اوّله بتخصيص النبيين اولى العزم من الرسل ونحو هذا فكلامه من
الامة
انواع الهذيان لايسمع الحكوبة كفيرة لانه مكذب لهذا النص الذي اجتمعت
على انه غير مؤول ولا مخصوص انتهى قال القاضي عياض رحمه الله الفياض
في كتابه الشفاء وكذلك من ادعى انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة او انه
حال اليقظة يصعد الى السماء ويدخل الجنة ويأكل من ثمراتها ويعانق الحور العين
فهولاء كلهم كفار مكذبون للنبي صلى الله عليه وسلم لانه اخبر عن نفسه الشريفة
انه خاتم النبيين لا نبي بعده وقد اخبر الله تعالى عنه انه خاتم النبيين وانه
ارسل كافة اي رسالة جامعة للناس وقد اجتمعت الامة على حمل هذا الكلام على
ظاهره لعدم صارف عنه وان مفهوم المراد به هو المقصود منه دون تاويل
ولا تخصيص فلاشك في كفر الطوائف المذكورة كلها قطعاً اجماعاً قال في
روح البيان تنبأ رجل في زمن الامام ابي حنيفة النعمان بلغه الله في اعلى
غرف الجنان وقال امهلوني حتى اجيئ بالعلامات فقال الامام الاعظم
رحمه الله الاكرم من طلب منه علامة فقد كفر لقوله تعالى ولكن رسول الله
وخاتم النبيين ولقوله عليه الصلوة والسلام لا نبي بعدي انتهى قال في
نسيم الرياض كل من طلب المعجزة من مدعي النبوة بعد نبينا صلى الله عليه
وسلم فقد كفر لانه يطلب منه مجوّز الصدق مع استحالته المعلومة من الدين
ضرورة قال العلامة الازهري رحمه الله الولي في شرح الجوهرة ان عدم
تعلق القدرة بالمستحيل والواجبات انما هو لعدم قابليتهما فلا يلزم على
عدم تعلقها بذلك قصور فالقصور انما يكون لو جاء العجز من ناحية القدرة

بان يكون الشيء مما يتعلق به ولم يتعلق به واما اذا كان عدم تعلقها
بشيء لكونه خارجا عن جنس المقدور فليس في عدم تعلقها به قصور البتة بل تعلقها
به يؤدي الى قصورها بل الى اعدامها البتة ولهذا لما سئل العلامة الشبراملسي
رحمه الله عن رجل قال ان الله تعالى لا يقدر على اخراجي من ملكه هل يكفر
بذلك ام لا فاجاب بانه لا يكفر بذلك لان اخراجه عن ملكه يستدعي تحيزه
من ملكه الى ما لا يتعلق بملك الباري تعالى شانه وهو محال والقدرة لا تتعلق بالمحال
اصلا انتهى فان قيل ان قوله عليه الصلوة والسلام وعلى اله واصحابه البررة الكرام
لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا يفيد جواز الاستنباء وامكانه بعد خاتم النبيين
صلوات الله وسلامه على نبينا وعليهم اجمعين والتحقيق ختم النبوة على الاطلاق
مسدود بابها بالوفاق من حيث ان لا يطلق اسم النبي مستجدا على احد
لا من جهة النسخ ولا من الاتباع الى الابد قلنا بحول الله العلام ومنه الاهتداء
الى المرام؛ ان الشرطية لا تستلزم وقوع المقدم عند الفهام؛ بل تصدق
مع استحالة مضمون الكلام؛ وايضا يجوز تعليق المحال بالمحال؛ وهذا جلي
ليس فيه من الاشكال؛ اذ بقاء سيدنا ابراهيم؛ بعد انتقاله عليه الصلوة
والتسليم؛ الى دار الخلد بغاية التعظيم؛ محال عند ذوي العقل السليم؛ وكذا
كون النبي بعد نبينا الكريم؛ محال عند المومن الموقن الفهيم؛ فكان ذلك
تعليق المحال بالمحال؛ فلا اعتراض لاهل الرفض والاعتزال؛ وما احسن قول
حسان بن ثابت في المرثية لابراهيم؛ قرة عين النبي عليه الصلوة والتسليم؛

مضى ابنك محمود العواقب لم يشب	بعيب ولم يذمم بقول ولا فعل

فاتزان تبقی وحیدًا بلا مثلِ		رای انہ ان عاش سا واک فی العلا

یعنی کتاب معتمد فی بیان المعتقدین مسئلہ ختم نبوت کا مفصلاً مسطور ہے۔ اور
ایمان لانا خاتم الانبیا پر بخوبی وہان مذکور ہے ؛ پھر فرمایا کہ الحمد للہ یہ مسئلہ
محتاج نہین طرف کشف وبیان کے ؛ کیونکہ وہ نہایت روشن وہویدا ہے
نزدیک اہلِ ایمان کے ؛ ولیکن یہ خوف ہے کہ مبادا کسی جاہل کو شبہہ مین ڈالے
کوئی زندیق ؛ لہذا اندک مقدار بیان کرتے ہین ہم کہ اوسسے حاصل ہو کمالِ
تصدیق ؛ پس جان تو کہ بعدِ خاتم الانبیا از سرِ نو نبی ہونیکا امکان نہین ؛ اور
جو ممکن کہے وہ مرتد اہلِ ایمان نہین ؛ اور بہت وقت فریب دیتے ہین بے علم کو
اربابِ شرّ وفیر ؛ اس آیت سے کہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور اسطور
اوس آیت کا معنی اَپنے وہم زعم سے بناتے ہین ؛ عوام الناس کو گمراہ بنانے
کے لیے سناتے ہین ؛ کہ تحقیق ہر چیز پر قادر ہے جنابِ پروردگار ؛ پس اگر
بعدِ خاتم الانبیا کسیکو نبی کرے تو اوسکو ہے سزاوار ؛ تو اسکا جواب باصواب
یہ ہے کہ اوسکی قدرت کا کسیکو ہرگز نہین انکار ؛ ولیکن جب حق تعالیٰ نے
آگاہ کیا کہ یہ امر اسطور ہوگا آشکار ؛ یا یہ امر کسیطور کسی وقت ظہور مین آویگا
زینہار ؛ تو نہوگا وہ امر مگر جسطور کہ حق تعالیٰ نے ہمکو کیا خبردار ؛ اور آگاہ
کیا ہے ہمکو حق تعالیٰ نے بصد اہتمام ؛ کہ بعدِ خاتم الانبیا نہوگا کوئی نبی الیٰ
یوم القیام ؛ اور نہ منکر ہوگا اوس امر کا ہرگز کوئی طناّم ؛ مگر کہ جو شخص منکرِ
نبوتِ رسولِ کریم ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ کیونکہ اگر نبوتِ رسولِ مقبول
کی ہوتی اوسکو تصدیق ؛ تو البتہ سچا جانتا وہ تمام احادیث نبویہ کو بالتحقیق ؛

کیونکہ جن دلیلون سے ثابت ہوئی ہے نبوت رسولِ مقبول کی اوسیطرح
تو اونہین دلیلون سے ثابت ہے خاتم الانبیا ہونا اونکا تاروزِ شمار ؛
پس از سرِ نو نبی نہوگا کوئی شخص عند اولی الابصار ؛ تو جس شخص کو رسولِ مقبول
کے خاتم الانبیا ہونے مین ہوا کچھ امتراء ؛ تو اوسکو اونکی نبوت مین بھی شک
ہوگا علیہ الصلوٰۃ والثناء ؛ جیسا کہ کہے کوئی شخص اہلِ شک ورزور ؛ کہ بعد
خاتم الانبیا ممکن ہے از سرِ نو نبی کا ظہور ؛ یا اونکے بعد نبی ہوا ہے یا ہوگا یا
موجود ہے بلا فتور ؛ تو سب صورتون مین وہ شخص کافر ہوا بالضرور ؛ اور
اعتقاد عدم امکان ہونے نبی کا بعد خاتم انبیائے کرام کے ؛ شرط ہے صحت
ایمان لانے کی ساتھ خاتم انبیائے عظام کے ؛ علیہ الطیب الصلوٰۃ والسلام ؛
وعلیٰ آلہٖ واصحابہ البررۃ الکرام ؛ اور بحر الکلام مین یہ مرام خوش عنوان ہے ؛
کہ حضرات اہلِ سُنت جماعت کا ایسا فرمان ہے ؛ کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی
نہوگا نہار ؛ کیونکہ اسطورہے فرمانِ پرورد گار ؛ قرآن شریف فرقان
منیف مین بالیقین ؛ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؛ اور لا نبی بعدی حدیث
جناب سید المرسلین ؛ صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ؛ اور جو شخص کہے کہ ممکن
ہے نبی ہونا بعد خاتم الانبیاء ؛ تو بیشک وہ کافر ہے نزد ہمہ ائمہ اصفیا ؛ کیونکہ
نصِ جلی سے کیا اوسنے انکار ؛ اور اگر شک ہو اوسین تو وہی حکم اوسپر ہے آشکار
کیونکہ دلیل جمیل نے ظاہر کیا ہے لاریب ؛ حقِ تحقیق کو باطل سے بلاعیب ؛
اور جو شخص دعوی کرے نبوت کا بعد خاتم الانبیاء ؛ تو بیشک وہ باطل و عاطل
ہے نزدِ ہمہ امامانِ انتقیا ؛ اور مولانا جامی قدس اللہ سرہ السامی الیہ

فرماتے ہین شرح فصوص الحکم مین اسکو لاتے ہین کہ بعد سیدنا
خاتم الانبیاء کے بارہ از سر نو نبی نہوگا زنہار نہ صاحب شریعت بہیہ نہ
تابع شریعت سنیہ جیسا کہ سیدنا موسی بل شرع مبین اور اکثر انبیاء
بنی اسرائیل اونکے تابعین پس وجود پر جود خاتم الانبیاء ہے علیہ الصلوۃ
والسلام نبوت و رسالت منقطع ہوئی الی یوم القیام اور نہ باقی رہی
مگر نبوت لغویہ علی الدوام اور وہ آگاہ کرنا ہے خدا یتعالیٰ کے اسرار اسماء و
صفات سے اور اسرار ملکوت و جبروت و عجائب مغیبات سے اور
حضرات علما اوسکو کہتے ہین ولایت عظیمہ خدا یتعالیٰ سے متصل ہے
وہ جہت فخیمہ جیسا کہ خلقت سے متصل ہوتی ہے جہت نبوت کریمہ
یعنی صاحب ولایت کا اکثر اوقات خدا سے موصول ہے اور صاحب
نبوت اکثر اوقات خلقت سے مشغول ہے وہ مشاہدہ انوار و اسرار
صفات الٰہی سے حظ بردار ہے اور یہ تعلیم و تکریم احکام رب الانام
سے سرشار ہے پس ولایت ہمیشہ باقی تا روز شمار ہے اور کتاب
ہدیۃ المہدیین مین مسطور ہے کہ ایمان لانا سید الانبیاء پر سطور
لازم بالضرورت ہے کہ وہ رسول ہمارے ہین در جمیع احوال اور
خاتم الانبیاء والرسل ہین بے قیل و قال پس اگر کوئی شخص ایمان لاوے
کہ وہ رسول ہمارے ہین علی الدوام اور نہ ایمان لاوے کہ وہ خاتم
الانبیاء والرسل ہین لا کلام غیر منسوخ ہے اونکا دین متین الی یوم القیام
تو وہ شخص مومن نہین زنہار کہ خاتم الانبیاء سے اوسکو ہے انکار

اشباہ والنظائر میں مذکور ہے۔ کتاب التیسیر میں مسطور ہے کہ جناب
رسولِ مقبول کو جبتک نہ پہچانے خاتم الانبیاء تو وہ ہرگز مومن نہیں
نزدیک ائمہ اتقیاء کیونکہ وہ معرفت ضروریات سے ہے بلا امتراء علیہ
اطیب الصلوۃ والثناء اور تحفۃ المحتاج شرح المنہاج میں مسطور ہے
کتاب الرد میں ایسا بیان مذکور ہے کہ کوئی شخص رسول یا نبی کو
جھٹلاوے یا کسی طور سے اونکو کچھ نقص و عیب لگاوے اگرچہ وہ عیب صغیر ہو مگر اوس سے اونکی
تحقیر ہو یا ممکن جانے نبی ہونا بعد خاتم الانبیاء الکرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام
تو وہ لاریب مرتد ہے نزدیک تمام امامانِ اسلام اور حضرت عیسے نبی پہلے ہیں بے قیل و قال
پس اوسکے آنیسے وارد نہیں کچھ اشکال کتاب معتمد میں مرقوم ہے وغیرہ کتب
بھی مفصلاً معلوم ہے کہ اعتقاد حاصل ہونے نبوت کا اے امین بطور کسب و
عبادت و ریاضت سے کفر ہے بالیقین اور یہ وہی ہے بدمذہب ملحدین
اسی مذہب پر قائم ہیں فلاسفہ معطلین علامہ عبد الغنی نابلسی رحمہ اللہ فرماتے
ہیں شرح فرائد میں اوسکو اسطورے لاتے ہیں کہ مذہب فلاسفہ کا رد و
بطلان ہرگز نہیں محتاج بیان باطل کرتی ہے اوسکو شہادت عیان کیونکہ
باطل ہے وہ نزدیک اہل ایمان کہ اوس سے حاصل ہوتا ہے نبی ہونیکا امکان
ہمراہ خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے اور بعد خاتم سید مرسلین عظام
کے اور وہ مستلزم تکذیب قرآن ہے جھٹلانا کلام اللہ کا اوسے عیان
ہے کیونکہ قرآن شریف سے خوب ظاہر ہے بالیقین کہ لاریب نبی ہمارے
ہیں خاتم النبیین اور بیشک وہی ہیں آخر المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ

والہ الطاہرین ؛ اور حضرت امام محمد غزالی قدس اللہ سرہ العالی ایسا فرماتے ہین
اپنی کتاب اقتصاد کے آخر مین اسکو لاتے ہین ؛ کہ تحقیق امت نے سمجھا ہے
لفظ اس آیت سے ایہی ؛ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؛ اور قراین
رسول مقبول سے بھی یہ امر ہے عیان ؛ کہ تحقیق سمجھایا ہے اونہون نے اپنی
امت کو بصد برہان ؛ کہ بعد اونکے نبی اور رسول ہرگز ہرگز نہوگا تا آخر زمان ؛
اور لفظ آیت مذکورہ مین کسی طور سے نہین تاویل ؛ اور نہ اوسمین کسی وجہ سے
کچھ تخصیص ہے نزد نبیل ؛ اور جو شخص لفظ آیت مسطورہ کی تاویل کرے آشکار ؛
کہ مراد اوس سے خاتم اولی العزم ہے نہ خاتم ہمہ انبیائے نامدار ؛ یا مانند اوسکے کرے
وہ کچھ تخصیص بیان ؛ تو وہ کلام اوسکی ہے سراسر ہذیان ؛ اقسام بیہودگی
سے سب وہ طغیان ؛ پس کوئی امر مانع نہین اوسکی تکفیر کو ؛ کہ وہ چاہتا ہے
خاتم الانبیا کی تحقیر کو ؛ کیونکہ جھوٹھا جانا اوسنے اوس کلام الٰہی کو جو بالاے
منصوص ؛ اور اوسپر تمام امت نے اجماع کیا کہ وہ ہے غیر موول وغیر مخصوص
شفائے قاضی عیاض رحمہ اللہ الفیاض مین مسطور ہے ؛ کہ جو شخص دعویٰ
کرے کہ وحی اوسکی طرف مذکور ہے ؛ اگرچہ دعویٰ نبوت کا نہ کرے زنہار ؛ یا
کہے کہ حالت بیداری مین آسمان پر جاتا ہون مین بلا انکار ؛ جنت مین داخل
ہوکر کھاتا ہون مین وہان کے اثمار ؛ اور معانقہ کرتا ہون مین حور العین سے
باختیار ؛ تو ان سب صورتون مین وہ مدعیان ہین کفار ؛ کیونکہ جو کچھ
فرمایا جناب مستطاب سید مختار ؛ کہ مین خاتم الانبیا ہون بعد میرے
نبی نہین زنہار ؛ تو اسکو اونہون نے جھوٹھ جانا عند اولی الابصار ؛ اور

جھوٹھا جانا اونھون نے فرمانِ پروردگار ؛ اور وہ ہے نصِ کتاب مبین ؛ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ؛ اور رسالت آپکی عامہ و تامہ ہے الی یوم الدین ؛ اور تمام اُمت نے کیا ہے اجماع ؛ کسی اہل سُنت وجماعت کا اوسمین نہین نزاع ؛ کہ آیتِ مذکورہ سے ظاہری معنی مراد ہے ؛ کسیطرح اوسمین نہین کچھ فساد ہے ؛ وہی معنی اوسے مقصود ہے ؛ کوئی مانع اوسے نہین وہی معہود ہے ؛ نہ کچھ تاویل کا اوسمین مقام ہے ؛ نہ کچھ تخصیص کی وہے مرام ہے ؛ پس نہین شک اسمین زینہار ؛ کہ تمام گروہ مذکورہ بین کفار ؛ اسی پر ہے اجماع ائمہ کبار ؛ تفسیر روح البیان مین مسطور ہے ؛ وغیرہ کتبِ معتبرہ مین بھی مذکور ہے ؛ کہ ایک شخص نے دعویٔ نبوت کا کیا عیان ؛ بیچ زمانہ امام اعظم کے علیہ الرضوان ؛ اور کہا اوسنے مہلت دو مجکو تاکہ علامتِ نبوت کرون مین آشکار ؛ پس فرمایا امام اعظم نے کہ جو شخص وسے علامت کا ہو طلبگار ؛ تو لاریب وہ کافر ہوا نزدِ ہمہ ائمہ کبار ؛ کہ اونکے نزدیک بعد خاتم انبیاے کرام ؛ ہونا نبی کا ازسرِ نو ممکن ہوا الاکلام ؛ اور ہونا نبی کا بعد اونکے تا یوم القیام ؛ غیر ممکن ممتنع الوجود ہے عند الفہام ؛ حسبِ وعدہ خداے ملکِ علام ؛ کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حسبِ فرمودہ جناب سید المرسلین ؛ کہ لا نبی بعدی الی یوم الدین ؛ اور ایسا ہی نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض مین مسطور ہے ؛ کہ مدعیٔ نبوت سے طالب معجزہ کافر بالضرور ہے ؛ کیونکہ بعد خاتم الانبیاے ذوی الکمال ؛ ہونا نبی کا ازسرِ نو ہے محال ؛ اور یہ امر دین سے معلوم ہے بے قیل و قال ؛ اور طالب معجزہ اوسے ہوا ہے طلبگار ؛ اور

چیز کا کہ جسسے صدق اوسکا ہو آشکار ۔ اور ظہور صدق مذکور امر محال ہے بلا انکار ۔ پس رات نہ جانا اوسنے فرمودہ پروردگار ۔ تو لاریب وہ کافر ہوا عند اولی الابصار ۔ اور علامہ ازہری رحمہ اللہ العلی ایسا فرماتے ہین شرح جوہرۃ التوحید مین اسکو لاتے ہین ۔ کہ عدم تعلق قدرتِ پروردگار ۔ ساتھ امر محال ۔ و واجبات کے اے ہوشیار ۔ بسبب عدم قابلیت اون دونو کے ہے برملا ۔ نہ یہ کہ قدرت الٰہی مین عجز ہے عند اولی النہیٰ ۔ پس عدم تعلق قدرت سے ساتھ محال و واجب کے اے ذیشعور ۔ نہ لازم ہوگا قدرت میں ہرگز ہرگز کچھ قصور ۔ کیونکہ قدرت کی طرف سے نہین ہوا عجز کا ظہور ۔ ہان اگر ممکن ہوتا ہونا کسی چیز کا کہ نہوتی وہ محال ۔ تو البتہ عجز قدرت کا لازم آتا بے قیل و قال ۔ ولیکن جب عدم تعلق قدرت کا کسی چیز سے اسلیے ہو آشکار ۔ کہ وہ چیز غیر ممکن جنس مقدورسے نہو زینہار ۔ تو عدم تعلق قدرت مین ساتھ اوس چیز کے ہرگز نہین قصور ۔ بلکہ تعلق قدرت سے ساتھ اوس چیز کے حاصل ہوگا ازبسکہ فتور ۔ اور اسیلیے عدم تکفیر پر فتویٰ دیا علامہ شبراملسی نے رحمہ اللہ الغفور ۔ جب اوسے سوال کیا گیا اوس مسئلہ مین جو بالا سے مذکور ۔ کہ ایک شخص نے کہا حق تعالیٰ قادر نہین میرے اخراج پر اپنے ملک سے بالضرور ۔ کیونکہ خارج کرنا اوسکو ملک خدا سے یہی چاہتا ہے لاکلام ۔ کہ خارج کرے اوسکو اوس ملک مین کہ جسکو ملک خدا سے تعلق نہین ہو علی الدوام ۔ اور یہ امر محال ہے اور قدرت متعلق نہین ہوتی محال سے عند العظام ۔ پس یہان عجز ملک غیر باری ثابت ہے نہ عجز قدرت

خدائے علام ✦ پس کافر ہوا وہ قائل مذکور نزد ہمہ علمائے اعلام ✦
اور اگر کہا جائے کہ یہ فرمانِ جناب رسول اکرم ✦ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم ✦ کہ لو عاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیاً یعنے اگر زندہ رہتا
ابراہیم ✦ تو البتہ ہوتا صدیق و نبی کریم ✦ مفید جواز امکان نبی
ہے بعد خاتم الانبیاء ✦ علیہ اطیب الصلوٰۃ و ازکی الثنا ✦ اور ختم نبوت
ثابت علی الاطلاق ہے ✦ اور بابِ نبوت مسدود بالوفاق ہے ✦
کہ اسم نبی از سر نو نہ کہا جاوے کسی پر زنہار ✦ نہ صاحب شریعت ہو نہ تابع
شریعت تار و نہ شمار ✦ تو اسکا جواب یہ ہے بالاجمال ✦ کہ یہ تعلیق المحال
ہے بالمحال ✦ پس یہاں کسی طور ہرگز نہیں اشکال ✦ یعنے بقائے سیدنا
ابراہیم بعدِ انتقالِ جنابِ رسول کریم ✦ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ✦ امر محال ہے
نزدِ صاحب عقلِ سلیم ✦ اور ایسا ہی ہونا نبی کا بعد صاحب خلقِ عظیم ✦ امر
محال ہے نزدِ مومن موقن فہیم ✦ پس ہوا یہ تعلیق المحال بالمحال ✦ پس باطل
ہوا اعتراض اہل الاعتزال ✦ اے عزیز وافر تمیز معنے آیت مذکورہ مع
لطائف شرائف مسروره نجم المبین لرجم الشیاطین میں مفصلاً نگار ہے ✦ اور
روایاتِ مسطورہ مع درایاتِ مسروره بہ نسبت اوسکے مشتے نمونہ خروار
ہے ✦ پس طالب تفصیل کو مطالعہ جلد چہارم کتاب مرقوم الصدر نہایت

سزاوار ہے ✦ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

تو باطل جو بکتے ہیں وہ کل کور	وہ بازآ کر جو نہیں کرتے ہیں شور
کہ یک آن میں گر کرے وہ قدیر	محمد کے مانند صد ہا بشیر

تو ہے اوسپہ قادر اوسے وہ جدیر | کہ ہے وہ علیٰ کلّ شیئ قدیر
وہ تفویت ایمان پہ ہین جان نثار | ضلالت کے بندے وہ ہین اہل نار
وہ قائل کہ ہر شے پہ قادر خدا | ولے شے کے معنے سے ناآشنا
جلالین کو گر پڑھین منکرین | تو معنائے شے سے وہ ہون ماہرین
ولے اونکا ہے ترجمے پر مدار | وہ اردو کے ہین مولوی شملدار
موحد کہین آپکو منکرین | سوا اپنے سبکو کہین مشرکین
نبی و ولی سے وہ بیزار ہین | وسیلے کے منکر بسے خوار ہین
جو ہین پیشوائے رسل بالیقین | حبیبِ خدا رحمتِ عالمین
تو اونکی اہانت کرین وہ مدام | کہین علم و قدرت مین وہ جون عوام
وہ مخلوق عاجز بشر مثلِ ما | تو ہے علم دائم ز علمِ خدا
خدا کا غضب منکرون پر مدام | وہ مرتد کافر نہ اسمین کلام
نبی کی اہانت مین سرشار ہین | وہ ابنِ مغیرہ کے دلدار ہین
کیا جو کہ پیدا خدا نے قدیم | کرے جو کہ پیدا وہ یکتا رحیم
جو ہے اونپہ گذرا ہمہ خیر و شر | جو گذریگا اونپر ہمہ نفع و ضر
تو ہین اوسے ماہر شفیع الورا | نہ کچھ اونپہ مخفی ز ارض و سما
عیان جون کفِ دست اونپر مدام | وہ ہین شاہدِ خلقِ ربّ الانام
ز دریائے علمِ حبیبِ خدا | وہ قرآن قطرہ بلا امترا
نہ ہرگز احاطہ کرین انبیا | نہ دیگر جو خلقت سے ہین اصفیا
بعلمِ حبیبی شفیع الورا | مگر جسقدر اوسے چاہا خدا

یہ نجم المبین میں مفصل عیان
یہی دُرج دُر میں یہ مجمل بیان

خدا نے شفیع الوریٰ کو مدام
دیا ہے یہ قدرت کہ جملہ انام

یہ محتاج اونکے ہیں صبح و شام
آغثنا حبیبی یہ انکا کلام

توئی نزدِ ایزد مددگار ہے
نہ کوئی سوا تیرے غمخوار ہے

مصائب جو دارین کے بیشمار
نبی و ولی جنسے ہون زرد و نزار

تو سب میں توئی یکتا مشکلکشا
نہ قادر خدا بعد تیرے سوا

تو جب انبیا کا مددگار ہے
تو کب تیری قدرت کا اِنکار ہے

خزائن خدا کے جو ہیں بیشمار
توئی اونکی مِفتاح لیل و نہار

نہ ہرگز کسی کو ملے کچھ عطا
سوا تیرے ایزد سے اے دلربا

تو بارانِ رحمت عوالم گیاہ
یہ سر سبز تجھسے تو اِنکی پناہ

تو قادر بلاریب در دو جہان
نہو تیری قدرت کا ہرگز بیان

خدا بعد سب پر تو قادر مدام
یہ نجم المبین سے ہویدا کلام

خُوری وہ فیضِ خدائے خبیر
کہ ہے وہ علیٰ کلِّ شیٍٔ قدیر

جو اولاد اونکی ہیں غوث الانام
ورا الورا ہیں وہ عالی مقام

تو اونکی جو قدرت وہ ہے بیشمار
وہ زخار دریا وے بے کنار

نہ تحریر سے ہو وہ قدرت عیان
نہ تقریر سے اوسکا ہووے بیان

دے از تبرک یہ اظہار ہے
کہ مشتے نمونہ ز خروار ہے

قال فی جامع العلوم والتحبیر وغیرهما کالجامع الکبیر بالاسناد المجید المنیر مانصه

ما المحد یتصرف فی الملکوت الاعلی بالعزل والنصب غیر الشیخ سیدنا عبد القادر
الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی وکان اذا رکب علی المرکب مشی تحت رکابہ سبعون
الف ملکوقال فی التکملۃ والتعبیر ودرۃ التاویل بالمسند الکبیر ان رجال اللہ
اذا وصلوا الی القدر امسکوا الا سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ
سرہ الصمدانی فانہ وصل الیہ ففتحت لہ روزنۃ فیہ فولج فیہا ونازع
اقدار الحق بالحق للحق لانہ من وراء امور الخلق وعقولہم فلہذا قال
رضی اللہ عنہ انا حما لا تعلمون ہذا ملخص ما فی نجم المبین واللہ یہدی
بہ المتقین یعنے کتاب جامع العلوم اور تفسیر تعبیر اور جامعِ کبیر مین مسطور ہے
وغیرہا کتبِ معتبرہ مین باسندِ قوی مذکور ہے + کہ کوئی ولی حکومت نہین
کرتا ملکوتِ اعلی پر عزل ونصب مین زینہار + کہ جس فرشتے کو چاہے برطرف
کرے اور جسکو چاہے منصب بخشے باختیار + مگر سیدنا محبوب صمدانی ہیکلِ
نورانی + محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی + ملکوت
اعلا مین مخصوص ہین بحکم ربانی + جسکو چاہین منصب سے سرفراز کرین + اور
جسکو چاہین رتبے سے پا انداز کرین + کیونکہ وہی ہین غوث اہلِ ارض
وسما محبوبِ مختار + قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ + اور
جب سواری پر سوار ہوتے وہ محبوب حضرتِ یزدان + تو ستر ہزار فرشتے
تحتِ رکاب آپکے مثلِ نقیبان + چپ وراست پیش وپس چلتے تھے مدح
گویان + آپکی صفت وثنا سے رطب اللسان عذب البیان + شعر

توئی مطلوب یکتا قطب ربانی	کرے یکتا توئی محبوب سبحانی

توئی صدر ے نشین ملکوتِ اعلا پر | توئی حاکم بحکم خاص یزدانی
ملائک پیش تیرے طرق تو آگویان | کرے جبریل تیرے در پہ دربانی
تو قادر اور قاہر بر ہمہ خلقت | توئی ہے مالکِ ملک سلیمانی
حقیقت مین توئی طا بائے احدیت | وے ظاہر مین ہے تو شیخ جیلانی
نہ شرقی ہے نہ غربی ہے نہ تو عجمی | وے تو لامکانی سرِّ نورانی

خیوری تیرے در پر لبسکہ سائل ہے
مشرف کر اوسے از سِرّ سُریانی

تکملہ اور تفسیر تجبیر مین مسطور ہے + درۃ التاویل مین باسند جید مذکور ہے + کہ مردانِ میدانِ رضا + اور جوانانِ ہدفِ تیرِ ابتلا + جبکہ ہوتے ہین واصلانِ مقامِ قدر و قضا + تو وہان استادہ رہتے ہین وہ مردانِ خدا + مگر سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ السریانی + کہ جب یہ تشریف لائے مقام قضا و قدر پر بصد احترام + تو کھولا گیا اوس مقام مین ایک روزن واسطے اونکے بحکم ایزدِ علام + پس داخل ہوئے اوس روزن مین وہ فرزند صاحب لامکان + اور نزاع کیا اقدارِ حق سے ساتھ حق کے واسطے حق کے بگمان + کیونکہ وہ امور خلائق سے ماورا ہین + عقول عقلا سے باہر بلا امترا ہین + کسی عاقل کی عقل مین وہ ہرگز سماتے نہین + کسیکے ادراک مین اونکے حالات آتے نہین + وہ احاطہ فکر سے لاریب بیرون ہین + بلند ہے خیال و تصور سے افزون ہین + لہذا فرمایا آپنے علی رؤس الاشتہار + کہ مین اوستے ہون کہ جسکو نہین

جانتے تم زینہار + کیونکہ وہ فیضِ باطن اوس احدیت سے ہین بلاانکار +
کہ جسکی شان مین اسطور قائلین ہین اولی الابصار + ۵

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت بہ پایان رسید عمر
ما ہمچنان در اوّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

اے عزیز بہ تمیز عبارتِ عربی مرقوم الصدر مع ابیاتِ ترجمہ نافین صفحے سے گیارہوین صفحہ دُرج الدر البہیہ مین مسطور ہے + اور اوسکے بعد اسطور یہ اعتقاد پر سداد بھی مذکور ہے

ولے رکھ تو اسطور پر اعتقاد
کہ وہ شاہِ محبوب غوث العباد
قضا و قدر کے وہ صدر الصدور
وہ تیرِ قضا کو پھراوین ضرور
جو حکمِ قضا ہے بامرِ خدا
تو اونکی قضا اوسپہ غالب سدا
قضا و قدر اونسے ہے فیضیاب
کرین محو اوسکو وہ عالی جناب
وہ یمحو اللہ یثبت بلا ارتیاب
یہ لاریب عند اللہ اُمُّ الکتاب
وہ ہے لوحِ محوی و اثبات سے
یہ مُبرم قضا ہے اوسی ذات سے
دہان و زبان انکا اُمُّ الکتاب
نہ ہو محو یہ تا بروزِ حساب
امورِ خلائق سے یہ ماورا
نہین مثل انکے کوئی دوسرا
مقامات انکے ورائے عقول
عقولِ ورا انہین لابد جہول
نہین مثل انکے ہوا آشکار
نہوگا کبھی تا بروزِ شمار
ورا ر الورا انکا لابد مقام
یہ ولیو نمین سلطانِ یکتا مدام
یہ ظاہر مین ہین عبدِ قادر شہیر
یہ باطن مین ہین طہ بشیر و نذیر

یہ بے مثل ہین غوث بالاتفاق		وے انکے منکر جو اہل نفاق
	خُصُوری کیا جنکو حق نے عزیز تو منکر جو اونکا وہ ہے بے تمیز	

بعض ملحدین کو اعتقاد مذکور سے انکار ہے + اور اسطرا اوس اعتقاد پر اوسکا اعتراض آنکار ہے + کہ کیونکر محبوب پاک قضا و قدر پر حکم چلاتے ہین اور کیونکر تیر قضائے خدائے تعالےٰ کو پھراتے ہین + اور زبان آپکی کیونکر اُم الکتاب ہے + اور کیونکر وہ قضائے مبرم بلا ریب ہے + تو اسکا جواب با صواب کُتب معتبرہ مرقومۃ الصدر مین نگارش ہے + شمہ اوسکے بیان پر معرضِ اظہار ہے + اور جبکہ اوس ملحدِ مضل کو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مراتبِ عالیہ سے فرار ہے + تو کب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ النورانی کے مقاماتِ عالیہ سے اقرار ہے + اما اعتراض منکرین کو مقراض مقترین سے قطع کرنا سزاوار ہے + کہ اُسکے معتقدین صادقین کو لا بُد حصول تقویت بسیار ہے + اور منکرین معاندین کو وصولِ سواد الوجہ فی الدارین از بسکہ تیار ہے

واللّٰہ الھادی و علیہ اعتمادی

قال فی التفسیر التحبیر وغیرہ من زُبر النحاریر کعمدۃ التاویل والجامع الکبیر ان اللوح صوری و معنوی فالصوری ثمانیۃ عشر الفا فصاعدا علی عدد العوالم واللوح المحفوظ من الالواح الصوریۃ وخصص الحق تعالیٰ شانہ وعز برھانہ لاصفیائہ واولیائہ بالخبر الباقی من کتابۃ اللوح فصبہ علی جنانھم ولسانھم کما ھو مروی مرفوعا فی حدیث ابن عباس بروایۃ الطبرانی وغیرہ من الثقات اصحاب الرحمۃ والبرکات فلھذا امام

يكن في اللوح المحفوظ مكتوباً يكون بدعاء الاصفياء والاولياء موجوداً
لان لسانهم وجنانهم من اللوح المعنوي والالواح الصورية محل التغير
والتبدل اذ فيها كثير من الامور المعلقة بالاسباب واما اللوح المعنوي
فمكتوب فيه العلم الازلي الابدي وهو الغيب المطلق فلا يظهر الحق سبحانه
احداً على ذلك الغيب الا من ارتضى من رسول او نبي او ولي وهذا اللوح
لوح القضاء السابق الكلي الخالي عن المحو والاثبات لا يتغير منه شيء ابداً
وهو المسمى بام الكتاب كما قال الله تعالى يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ
أُمُّ الْكِتَابِ فاللوح المعنوي من القدر المبرم القطعي وكلاهما بارادة وحدة
ازلية واللوح الصوري يرد ويتغير باللوح المعنوي وعلوم الاصفيا والاولياء
وجنانهم ولسانهم من اللوح المعنوي لا يتغير ولا يتبدل واللوح الصوري
يرد به فمن ثم جاء الامر في الشريعة الغراء بالدعاء والاستدعاء من الصلحاء
في رد المصائب والمحن والبلاء وبالتوسل والاستغاثة والتشفع بالانبياء
والاولياء بل باولادهم واحفادهم والاصدقاء وبصلة الرحم والصدقات
على الفقراء وبالسوال في محو الشقاوة واثبات السعادة وسعة الرزق
والمال وحصول الاطفال وطول العمر ونحوها ولما كان حكم اللوح الصوري
يتغير نازع سيدنا عبد القادر الجيلاني قدس الله سره الصمداني اقدار
الحق بالحق للحق لان علمه من اللوح المعنوي وحكمه مبرم وامره محكم فهو اللوح
المعنوي على التحقيق ولا عبرة بما يخرصه الزنديق كيف لا وهو من وراء
امور الخلق وعقولهم فلهذا قال انا ما لا تعلمون وجلى الله عنه اولي الالباب

ان حکم الافراد والاقطاب لایتغیر مبرم بغیر الارتیاب فکیف یتغیر امر سید هم ام الکتاب وھو غوث الکل باتفاق الصدیقین من اھل السموات والارضین قدس اللہ اسرارہ وافاض علینا انوارہ الی یوم الدین انتہی قال فی روح البیان والواقعات المحمودیۃ وفی الوجود الانسانی ایضا لوحان جزئیان صوری ومعنوی فالصوری باب للوح الصوری والمعنوی باب اللوح المعنوی فالصوری ینکشف لاکثر الاولیاء والمعنوی فلایحصل الا واحد بعد واحد انتہی قال فی عرائس البیان معنی قولہ تعالیٰ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ای بل المقروعلی الکفار والمنافقین قرآن عظیم شریف مثبوت فی لوح القلب المحمدی وفی الواح قلوب ورثتہ الاولیاء العارفین المحبین العاشقین انتہی قال سیدی عبدالوھاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی المنن الکبری ان العارفین ھم الطائفۃ العظمی اصحاب الولایۃ الکبری ھم الذین ھم فی العالم بمنزلۃ القلب من الجسد ھم المطلعون علی جریان الاقدار وسریانھا فی الخلق وھم العبید اختیارًا والسادۃ اضطرارًا وھم الکاشفون بعلم مرادہم من الازل الی الابد فی نفس واحدۃ من انفاسھم الشریفۃ + یعنی تفسیر تجیبر وغیرہ کتب دینیہ میں مسطور ہے + درۃ التاویل اور جامع کبیر میں بھی مذکور ہے کہ لوح دو قسم بلا انکار ہے + ایک صوری اور ایک معنوی آشکار ہے + لوح صوری اٹھارہ ہزار بلکہ اوس سے بسیار ہے + موافق اعداد عوالم عند اولی الابصار ہے + اور لوحِ محفوظ الواحِ صوریہ ظاہریہ سے لاکلام ہے + اور الواحِ صوریہ میں یہی لوح اول حاملِ علمِ ایزدِ علام ہے + اور جو جو یعنے روشنائی باقی رہی

تحریر لوحِ محفوظ سے اے امین + تو مخصوص کیا اوسنے حق تعالیٰ نے انبیائے
کبار اور اولیائے نامدار کو بالیقین + کہ اوس بقیہ روشنائی سے اونکے دلون
اور زبانوں پر کیا تحریر + وہ امر جو لوحِ محفوظ مین غیر مکتوب یا معلق تھا لائقِ تغیر
اور یہ مضمون حدیثِ مرفوع عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکور ہے +
اور یہ حدیث بروایتِ معجم طبرانی و دیگر ثقات مروی و مشہور ہے + پس اسلیئے
بعض وہ چیز جو لوحِ محفوظ مین مکتوب نہین زنہار + تو دعائے اصفیائے کرام
اور اولیائے عظام سے وہ ہوتی ہے آشکار + کیونکہ دل و زبان اون حضرات
کا لوحِ معنوی سے ہے بفیضِ پروردگار + پس اوس زبان و جنان سے لوحِ محفوظ
مین تغیر پاتے ہین بسا کار + اور یہی مضمون فیض مشحون مثنوی مولانا رومی
مین ہے نگار +

شعر

اولیا را ہست قدرت از الٰہ ۔۔۔ تیر جستہ باز آرندش ز راہ
اولیا اطفالِ حقند اے پسر ۔۔۔ غائبی و حاضری بس باخبر
بندگان خاص علام الغیوب ۔۔۔ در جہانِ جان جواسیس القلوب

لوحِ محفوظ اور سارے الواح صوریہ محلِ تغیر ہین بلا ارتیاب + کیونکہ بہت امور
اونمین معلّق ہے بالاسباب + اور لوحِ معنوی وہ ہے کہ جسمین جملہ علم ازلی و
ابدی مکتوب ہے + اور وہ غیب مطلق خاصہ حضرتِ علام الغیوب ہے + پر
نہین آگاہ کرتا اوس غیب سے کسی کو ایزدِ غفار + مگر اون بندگانِ پسندیدہ کو
جو ازل مین ہوئے معدنِ اسرار + اور وہ حضراتِ رسل و انبیائے کرام ہین
اور اولیائے کبار + اور یہ لوحِ معنوی لوحِ قضائے کلّی سابق علی الاطلاق ہے +

خالی محو و اثبات سے اول الواح بالاتفاق ہے + اور نہین متغیر ہوتی اوسے
کوئی چیز زنہار + اور اوسی لوح کا نام اُمُّ الکتاب ہے آشکار + چنانچہ قرآن شریف
فرقان منیف مین یہ ہے فرمان رب الارباب + یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ
اُمُّ الْکِتَابِ یعنے حق تعالیٰ محو کرتا ہے لوح سے جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت
رکھتا ہے اوس امر کو جو اوسے پسند آتا ہے + اور یہ محو و اثبات لوحِ محفوظ اور
سائر الواحِ صوریہ مین ظہور پاتا ہے + اور نزدیک اللہ تعالیٰ کے اصل کتاب
سابق ہے + یہ محو و اثبات اوسی لوحِ معنوی کے مطابق ہے + پس لوحِ معنوی
قدر و قضائے مُبرم قطعی ہے بلا انکار + اور دونو لوح صوری و معنوی ایک
ہی ارادے ازلی سے ہوئین آشکار + اور لوحِ صوری لوحِ معنوی سے متغیر
ہوتی ہے علی الدوام + بعض امور لوحِ محفوظ کے لوحِ معنوی اُمّ الکتاب سے رد
کئے جاتے ہین لاکلام + اور علوم حضراتِ انبیا و اولیا علیہم الصلوٰۃ والسلام +
اور اونکی زبان و جنان کہ جنپر بقیہ روشنائی سے ہوئی ہے تحریر ایزدِ علّام
یہ سب لوحِ معنوی اُمُّ الکتاب سے ہین باتفاقِ علمائے اعلام + لہذا رد نہین
ہوتی انبیائے کرام اور اولیائے فخام کی دعائے تام + پس اسیلیے شرعِ شریف
مین یہ امر وارد ہے بالضرور + اخبار و آثار سے نزدِ کُملا ثابت ہے بلا فتور +
کہ دعا مانگو خدائے تعالیٰ سے بحضورِ قلب لیل و نہار + اور دعا چاہو دُن
بندگانِ خدا سے جو ہین نیکوکار + رد کرنے مصیبتون اور محنتون اور بلاؤن
مین بصد انکسار + اور امرِ وسیلہ پکڑنے کا بھی شرع شریف مین وارد ہے
بلا انکار + اور فریاد کرنا اور شفاعت چاہنا انبیا اور اولیا سے نزدیک بزرگان

کی اونکے وسیلے سے دوجہان کی مشکلین آسان ہون بجمیع الاطوار + بلکہ وسیلہ
پکڑنا اونکی آل واولاد واحباب کو موجب نجات ہے عند اولی الابصار +
تاکہ اونکی دعا وندا اور اونکی وجاہت بے انتہا سے سہل ہون جملہ کار + اور
اسطور شرع شریف مین بندگان خدا پر مامور + کہ اپنے خویشون سے ہر طور
خوبی ونیکی کرین بالضرور + اور فقرا ومساکین کو صدقات دین شفقت و
دلداری سے + اور یتیم غمگین کو خیرات دین مرحمت وغمگساری سے + اور خدا سے
سوال کرین جمیع ساعات مین + خصوصا دعا مانگین لیلۃ البرات مین + کہ مٹاوے
اونکی شقاوت کو + اور ثابت رکھے اونکی سعادت کو + تاکہ بجز شقی نہون زینہار
اور ہمیشہ سعید رہین تا روز شمار + اور ایساہی حق تعالی سے کرو سوال + کہ
کشایش رزق ہو اور کثرت مال حلال + اور وہ اپنے لطف سے عطا فرماوے
نیک اطفال + وطول العمر باصلاحیت اعمال + اور خدا سے طلب کرنا بار بار درو
بیش + درازیٔ عمر برائے ذات خویش + اور مثل ان امور کے دیگر کار +
جیساکہ دوائے طبیب اور حصول شفائے بیمار + یا ادعیۂ ماثورہ وکلام ایزد غفار
کیونکہ حکم قضا وقدر سے بندہ باہر نہین + قضائے مبرم ومعلق اوسپر ظاہر نہین
پس اس عالم مین سنت اللہ پر اعتماد ہے + سلسلۂ اسباب کو بجالانا یہی کمال
توکل وخوش اعتقاد ہے + ظاہر مین اسباب بجالانا باطن مین مسبب الاسباب
پر نظر رکھنا یہی طریق پرسداد ہے + دست بکار دل بیار وانک لعلی خلق عظیم
یہی اصل وداد ہے + ہان بجالانے اسباب مین کوشش کرنا حد سے بسیار +
خلاف امر شرع ہے عند اولی الابصار + اور ایساہی کوتاہی کرنا بجالانے

اس باب میں اسے ہوشیار + یا خود بدی سے بری ہونا اور حوالۂ قضا پر
کرنا آشکار + یہ بھی وسوسۂ ابلیس پر تلبیس سے بلا انکار + خلاف وظیفۂ
ظلمنا ہے نزد کبار + جو سنت آدم علیہ السلام پدر بزرگوار + اور یہ بھی پر ظاہر
کہ بیٹا اپنے باپ کا ورثہ لیتا ہے باجہد بیشمار + پس بدی کو اپنے ذمہ لگانا
ورثۂ آدم ہے جو خلیفۂ پروردگار + اور بدی سے بری ہونا ورثۂ ابلیس جو
ہے اہل نار + پس وہ ورثۂ اول انسان اور یہ ورثۂ شیطان بلا افترا
اللّٰہم اعصمنا من اعتقاد الاشرار + بجاہ حبیبک سیدنا المختار + وصلی اللّٰہ
علیہ عدد قطرات الامطار + وعلیٰ آلہ واصحابہ الاخیار

ای اخی دست از دعا کردن مدار — با اجابت یا ردِ اویت چہ کار
ہر کرا دل پاک شد از اعتزال — آن دعااش میرود تا ذوالجلال
پس بیغز احاجت ای محتاج زود — تا بجوشد از کرم دریای جود
گر نداری تو دمِ خوش در دعا — رو دعا میخواہ از اہلِ صفا
کان دعای شیخ نی چون ہر دعاست — فانی است و گفتِ او گفتِ خداست
آن دعای بیخودان خود دیگرست — آن دعا زو نیست گفتِ داورست
آن دعا حق میکند چون او فناست — آن دعا و آن اجابت از خداست
بندگانِ حق رحیم و بردبار — خوی حق دارند در اصلاحِ کار
ہین بجوان این قوم را ای مبتلا — ہین غنیمت دارشان پیش از بلا
زیرکی بفروش و حیرانی بخر — زیرکی زرقت و حیرانی نظر
داندان کو نیکبخت و محرم ست — زیرکی ابلیس و نادان آدم ست

بر قضا کم نہ بہانہ ای جوان | جرم خود را چون نہی بر دیگران
بل قضا حق ست و جہد بندہ حق | ہین مباش اعور چو ابلیس خلق
گرد خود برگرد و جرم خود ببین | جنبش از خود بین و از سایہ مبین
فعل تو کز اید از جان و تنت | ہمچو فرزندت بگیرد دامنت
جرم بر خود نہ کہ تو خود کاشتی | با جزا و عدل حق کن آشتی
فی السماء رزقکم بشنیدہ | اندرین پستی چہ بر چفسیدہ
ما عیال حضرتیم و شیر خواہ | گفت الخلق عیال للالہ
رمز الکاسب حبیب اللہ شنو | از توکل در سبب کاہل مشو
گر توکل میکنی در کار کن | کسب کن پس تکیہ بر جبار کن
گفت پیغمبر بآواز بلند | با توکل زانوی اشتر ببند

اور جبکہ لوح محفوظ اور سائر الواح صوریہ متغیر ہوتی ہین بلا امتناع + تو حضرت غوث صمدانی سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی نے اقدار حق سے کیا انتزاع + بطور حق الیقین + برائے حق متین + کیونکہ علم اونکا لوح معنوی ہے ثابت علی الدوام + اور حکم اونکا مبرم قطعی اور امر اونکا محکم سمعی نافذ بین الانام وہی ہین شیخ الجن والانس والاملاک + غوث الثقلین واہل الافلاک + پس وہ لوح معنوی ہین علی التحقیق + اور نہیں اعتبار اوسکا جو کہتے ہین زندیق + اور کیونکر ثابت نہو وہ امر نزد اہل تصدیق + کہ محبوب سبحانی ماورائے امور و عقول خلائق سے ہین نزد علمائے کبار + لہذا آپنے فرمایا کہ مین اوس مجلس سے ہون کہ تم اوسکے ماہر نہین زنہار + اور یہ امر بھی روشن

ہے عند اولی الالباب + کہ فرمان حضرات ابرار و اقطاب + متغیر نہیں ہوتا
قطعی ہے بغیر ارتیاب + پس کیونکر تغیر پاوے حکم اونکے سردار کا جنکی زبان
ہے اُم الکتاب + بلکہ وہ خود اصل کتاب ہیں نزد اہل صواب + اور وہی
ہین شیخ اہل السموات والارضین + غوث الکل باتفاق الصدیقین قدس اللہ
اسرارہ و افاض علینا انوارہ الی یوم الدین + اور تفسیر روح البیان اور
واقعات محمودیہ مین مسطور ہے + وغیرہما کتب معتبرہ دینیہ مین بھی مذکور
ہے + کہ وجود انسانی ہین دو لوح جزئی ہین بلا انکار + ایک لوح صوری اور
ایک لوح معنوی ہے آشکار + پس صوری باب لوح صوری اور معنوی باب
لوح معنوی ہے عند اولی الابصار + پس لوح صوری منکشف و ظاہر ہوتی
ہے واسطے اکثر اولیاء اللہ کے علی الدوام + اور لوح معنوی ظاہر نہیں ہوتی
مگر واسطے ایک ولی کے بعد ایک کے لاکلام + یعنی لوح معنوی غیب مطلق
ہے بعض فرد پر بعد بعض کے علی الخصوص ہوتی ہے عیان + اور لوح صوری
غیب اضافی ہے اکثر اولیاء اللہ پر علی العموم ظاہر ہوتی ہے بیگمان + اور
عرائس البیان مین معنی اس آیت کا مسطور ہے ملحوظ کہ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ
فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ یعنے وہ کتاب جو پڑھی جاتی ہے اوپر قوم کفار و منافقین کے
لاریب وہ قرآن عظیم فرقان فخیم لکھا گیا ہے بیچ لوح قلب سید المرسلین کے +
اور بیچ الواح قلوب اولیائے عارفین وارثین خاتم النبیین کے اور معنی عارفین
کا منن کبری مین بطور مسطور ہے + اور یہ کتاب سیدی عبد الوہاب شعرانی
کی مشہور ہے + قدس اللہ سرہ و افاض علینا برہ کہ عارفین ایک جماعت عظمی ہے

اصحابِ ولایت کبریٰ ہے + اونکا رتبہ اس جہان مین سطوت سے عیان + کہ
جیسا رتبہ دل کا انسان کے جسم مین ہے بےگمان + یعنے جیسا کہ وجودِ انسانی مین
دل صاحبِ حمایت پادشاہ ہے ویسا ہی اون عارفین سے اس جہان کے ساکنین
کی پناہ ہے + اور وہ آگاہ ہین جاری ہونے اقدارِ الٰہی سے بیچ موجودات کے +
اور وہ خبردار ہین ساری ہونے قضائے ربانی سے بیچ مخلوقات کے + اور وہ
بندگانِ پروردگار ہین اختیار سے + اور وہ عارفین خلقت مین سردار ہین اضطرار
سے یعنے مقام بندگی مین وہ ہمیشہ دل وجان سے ہین سرشار + اور خلقت مین
سردار ہونا وہ چاہتے نہین زینہار + کہ بندگی مین بندہ خدا سے موصول ہے + اور
سرداری مین خلقت سے مشغول ہے + بندگی مین انکساری و قُربِ باری ہے +
سرداری مین افتخاری و سرشاری ہے + ولیکن حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے
اونکو بنایا ہے سردار + تو اونکی رضا پر وہ راضی ہین دائم خدمتگذار + اور اونپر
منکشف ہے علمِ معرالدھور + اور وہ عالم مین احوال ازلی وابدی سے بالغرور
یہ ماہر ہونا اونکا ازل سے ابد تک بلا فتور + ایک دم مین ہوا ہے اونکے دمون
سے اے ذیشعور قال سیدی عبدالوھاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی
فی الکبریت الاحمر وما شیخنا سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ فسمعتہ یقول
لا یکمل الرجل حتی یعلم حرکات مُریدہ فی انتقالہ فی الاصلاب وھو نطفۃ
من یوم اَلَستُ بِرَبِّکُم الی استقرارہ فی الجنۃ او فی النار یعنے کبریت احمر مین
حضرت عبدالوہاب شعرانی قدس اللہ سرہ النورانی لاتے ہین + کہ سُنا مین نے
اپنے مرشد حضرت علی خواص رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایسا فرماتے ہین + کہ تمام

نزدیک نہین ہوتا مرد اہلِ کمال و بیان تمک کرجائے وہ اپنے مرید کی حرکات
کو در ہر حال بجلوس و نشستون مین نطفے کیا ہے انتقال ، و روزِ میثاق الست
بربکم سے تا دخولِ جنت و نار ، پس اوسکی ہر حالاتِ زیست و ممات اوسکی
نزدیک ہے آشکارہ انتہی اور حضرت سہل بن عبد اللہ تستری وغیرہ محققین
کا یہی مقام ہے بلا انکار ، چنانچہ بنحو المبین لرجم الشیاطین مین کتب
معتبرہ سے یہ بیان مفصل ہے نگار قال العارف الممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح
فی المنن الکبریٰ معدن الیمن والبشریٰ وروی العلامۃ الفارقی رضی اللہ
عنہ فی کتاب التوحید ان العارف باللہ یعقوب خادم سیدی احمد بن الرفاعی
قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم قال سمعت سیدی احمد بن الرفاعی
رضی اللہ عنہ یقول صحبت ثلاثمائۃ الف امۃ ممن یاکل ویشرب ویخرق
ویرث ولا یکمل الرجل عندنا حتی یصحب ھذا العدد ویعرف کلا منہم وصفا
واسمائہم وارزاقہم وحیاتہم وآجالہم قال یعقوب الخادم رضی اللہ عنہ
فقلت یا سیدی ان المفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ ذکروا ان عدد الامم ثمانون
الف امۃ فقط فقال ذلک مبلغ علمہم فقلت لہ ھذا عجب فقال زیدوا و انزلا
تستقر نطفۃ فی فرج انثی الا ینظر ذلک الرجل الیہا ویعلم بہا فقال فقلت
لہ یا سیدی ھذا من صفات الرب تبارک وتعالیٰ فقال یا یعقوب لم تعقل ان اللہ
تعالیٰ فان اللہ سبحانہ اذا احب عبدا صرفہ فی جمیع مملکتہ واطلعہ علی ما شاء
من علوم الغیب فقال یعقوب رضی اللہ عنہ تفضلوا علی بالدلیل علی ذلک فقال
سیدی رضی اللہ عنہ ان الدلیل علی ذلک قولہ فی الحدیث القدسی لا یزال

عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ
وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا ولئن
سئلنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہما واذا کان الحق تعالی مع عبدہ کما یریدہ صار کانہ صفۃ من
صفاتہ یعنی کتاب منن کبری جو حضرت امام شعرانی قدس اللہ سرہ النورانی کی
مشہور ہے + تو اوسمین کتاب التوحید علامہ فارقی رضی اللہ عنہ سے مسطور
ہے + بروایت عارف باللہ حضرت یعقوب قدس اللہ سرہ المحبوب مذکور
ہے + ذکر سنا مین نے سید احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے وہ یہ بیان
تہین + کہ صحبت حاصل ہوئی مجکو اوس تین لاکہ امت سے بالیقین + کہ کہاتے
پیتے اور نکاح کرتے اور آپس مین ورثہ دیتے لیتے ہین وہ لوگ علی الدوام +
اور نہین کامل ہوتا مرد ہمارے نزدیک یہانتک کہ صحبت حاصل ہو اونکو
عدد مذکور کی بالکلام + اور سمجہے اونکی زبان اور اونکے نام اور اونکی صفات
کو + اور جانے اونکی روزی اور اوقات مرگ اور حیات کو + تو عرض کی
حضرت یعقوب موصوف نے کہ اے سید الواصلین بیان فرمایا ہے اہل تفسیر
نے کہ جملہ خلائق ہین اسی ہزار عالمین اسسے زیادہ عدد کے قائل نہین
حضرات مفسرین + پس فرمایا سید احمد ممدوح نے کہ اسی ہزار عالم تک
پہنچا ہے علم اونکا بالافکار + اور اوسسے زیادہ اونکے علم مین گنجائش نہین
زینہار + پس عرض کی حضرت یعقوب ممدوح نے کہ یہ مقام تعجب ہے اے
سید الابرار + پس فرمایا حضرت سید احمد ممدوح نے کہ اسسے زیادہ کرتا ہون نہین

تجھپر آشکار ہے کہ نطفہ کسی عورت کے رحم مین ہرگز ہرگز نہین پاتا قرار مگر کہ وقتیکہ
ہے اوسکو وہ مرد کامل مقبول حضرت پروردگار ۔ اور وہ واہب اوس نطفہ کی
حقیقت سے بجمیع اطوار ابتدا و انتہا اوسکا عیان ہے اوپر تار و شمار پس عرض
کی حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ کہ اے سید نامدار ۔ یہ صفت صفات خدا سبحانہ
سے متحقق ہے عند اولی الابصار ۔ تو فرمایا حضرت احمد ممدوح قدس اللہ سرہ [illegible]
ہے کہ اے یعقوب پڑھ تو استغفار ۔ کہ ابھی تک نہین سمجھا تو رتبہ محبوبان
ایزد غفار ۔ کیونکہ تحقیق جب محبوب بنالیتا ہے کسی بندے کو رازق مور و مار ۔
تو لاریب اوسکو حکومت عطا فرماتا ہے اپنی تمام سلطنت مین بلا انکار ۔ اور جب خواہش
ازلی آگاہ کرتا ہے اوس محبوب کو خالق نور و نار ۔ اپنے علوم غیب سے جو اوس
محبوب پر نہین تھے آشکار ۔ پس عرض کی حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ نے
بصد انکسار ۔ کہ یا سیدی و یا سندی اس جواب باصواب کو دلیل جمیل سے
کیجئے پائدار ۔ کہ مجھکو اور کسی کو اعتقاد مذکور مین اشتباہ نرہے زینہار ۔ پس فرمایا
سید احمد رفاعی قدس اللہ سرہ نے کہ اے یعقوب صدق شعار ۔ دلیل جلیل اسکی
حدیث قدسی صحیح بخاری مین ہے نگار ۔ کہ بطور فرماتا ہے خدا تعالیٰ از روے
لطف و کرم بسیار ۔ کہ ہمیشہ میرا بندہ اداے نوافل سے میرا قرب چاہتا ہے
لیل و نہار ۔ یہانتک کہ مین اوسکو اپنا محبوب بناتا ہون نہان و آشکار ۔ پھر
ہوتا ہون مین وہ کان اوسکا کہ جسسے سنتا ہے وہ ہمہ گفتار اور ہوتا ہون مین وہ آنکھ اوسکی کہ
جسسے دیکھتا ہے وہ نیکو کار اور ہوتا ہون مین وہ ہاتھ اوسکا کہ جسسے پکڑتا ہے وہ لیل و نہار
اور ہوتا ہون مین وہ پاؤن اوسکا کہ جسسے ہمیشہ کرتا ہے وہ رفتار ۔ اور اگر وہ مانگے مجھسے کچھ تو البتہ

اوسپر کہ وہ مین نثار ہو یعنی اوسے کسی عطیہ مین حق تعالی کو کسی طور دریغ نہو
زینہار ہ جو کچھ مانگے وہی عطا فرماوے اوسکو پروردگار ہ اور اگر وہ پادشاہ
ہے تو پادشاہوں مین اوسکو بعد اقتدار اور جبکہ ہوا حق تعالی ہمراہ اوسکے
بندے کے حسب خواہش ولا زال لا زال ہ تو لابد ہوا ایک صفت اپنے بندے
کی صفات سے لامحال ہ کیونکہ دیدہ وشنید بندہ برگزیدہ مین دیدہ وشنید خدا
ہے اور گرفت و رفتار بندہ پسندیدہ لاریب فعل الہی برطلب ہ اوس
محبوب کی دعا و ندا یعنی دعا و ندا کے پروردگار ہے ہ اور مطلوب کی
وعطا یعنی رضا وعطائے ایزد رضا ہے ہ اوسے وداد وعطا یعنی وداد
ورضا والم بلا انتہا ہے ہ اوسکا غصہ وغضب لاریب قہر قہار آتشکا ہے
اپنی ذات وصفات وافعال سے وہ فانی ہے ہ ذات وصفات وافعال
سے وہ جاودانی ہے ہ پس برابر ہے اوسکے نزدیک قریب وبعید ہ اور مسلوک
ہے اوسکے نزدیک سہل وشدید ہ وہ فانی فی اللہ باقی باللہ قائم مع اللہ
علی الدوام ہے ہ حیات دنیویہ سے عالم برزخ مین اوسکا برتر مقام ہے
اپنے نفس کا اوسکو ہرگز اختیار نہین بغیر خدا کے ساتھ اوسکو کسی طور
راز نہانی اوسپر عیان ہے ہ علوم لدنی معنوی سے اوسکا بیان ہے ہ
غیب مطلق اوسکا جان ہے ہ مترجم جان اوسکی زبان ہے ہ تو
اوسکی کلام خدا سے عیان ہے صحبت اوسکی صحبت خدا ہے ہ کہ خدا اوس بندے
مین بعد [illegible] وصلت [illegible] ہے جو اوسکے حضور وہی خدا سے مسرور

اولیا الطفال [illegible]		غائبی وحاضری جس [illegible]

برتر شد از عرش و کرسی و ملا | سالکان مقصد شدند حق را

گر ز بینایان بدندی او نهان | جمله کوران بودندی در جهان

پس بیان آنکه بشد اولیا | در زمین واقف ز سر خدا

سائران در آسمانهای دگر | فوق این هفت آسمان بگذشته

بندگان خاص علام الغیوب | در جهان جان جواسیس القلوب

در دل را نوح کشتیبان شناس | صحبت این خلق را طوفان شناس

هر که خواهد همنشینی با خدا | گو نشیند در حضور اولیا

چون شوی دور از حضور اولیا | در حقیقت گشته دور از خدا

از حضور اولیا گر بگسلی | تو هلاکی زانکه جزو بی کلی

در درون دل در آید چون خیال | پیش او مکشوف باشد سر حال

آنکه واقف گشت بر اسرار هو | سر مکنونات چه بود پیش او

آنکه بر افلاک رفتارش بود | بر زمین رفتن چه دشوارش بود

سایه یزدان بود بنده خدا | مرده این عالم و زنده خدا

ملک وارث چو باشد مرده تیز | زنده گردد از فسون آن عزیز

چون تو در آیینه بینی عیان | [illegible]

سوی آن منظر بنور الله شدی | در خلا و ملا [illegible]

[illegible] اتقوا فراسة المؤمن [illegible]

ینظر بنور الله

[illegible] | [illegible]

نے نجومست ونہ رملست ونہ خواب
وحی حق واللہ اعلم بالصواب

از پی روپوش عامہ در بیان
وحیِ دل گویند او را صوفیان

آنچہ گوید آن فلاطون زمان
ہین ہوا بگذار رو بر فوق آن

آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست
نایبست او دستِ او دستِ خداست

نیم جان بستاند و صد جان دہد
آنچہ در وہمت نیاید آن دہد

صورتش بر خاک وجان بر لامکان
لامکان فوقِ وہمِ سالکان

بل مکان ولامکان در حکمِ او
ہمچو در حکمِ بہشتی چار جو

ماہیانِ قعرِ دریائے جلال
بحرِ شان آموختہ سحرِ حلال

پیر را بگزین کہ بے پیر این سفر
ہست بس پُر آفت وخوف وخطر

لوحِ محفوظست پیشانیئے پیر
رازِ کونینش نماید آن منیر

لوحِ محفوظست جسمش پُر صفا
از چہ محفوظست محفوظ از خطا

ظلِ او اندر زمین چون کوہ قاف
روحِ او سیمرغ بس عالی طواف

من بجویم زین سبب راہ اسیر
پیر جویم پیر جویم پیر پیر

ای مرا تو مصطفا من چون عُمر
از برای خدمتت بستہ کمر

ای لقائے تو جواب ہر سوال
مشکل از تو حل شود بے قیل وقال

ترجمانی ہرچہ ما را در دل ست
دستگیری ہر کہ پایش در گلست

روی ہر یک مینگر میدار پاس
بو کہ گردی تو ز خدمت روشناس

اہلِ دین را باز دان از اہلِ کین
ہمنشینے حق بجو با او نشین

راہِ سنت باجماعت خوش بود
اسپ با اسپان یقین خوشتر رود

مر ترا عقلیت جزوی در نہان — کامل العقلے بجو اندر جہان

در بشر روپوش کردست آفتاب
فہم کن واللہ اعلم بالصواب

یہ فرمانِ خلاق پروردگار — حدیثِ مقدس میں ہے آشکار
کہ محبوب اپنا بناتا ہوں جب — اوسے جو کہ ہو اہلِ حب و ادب
تو ہوتا ہوں میں گوش اوسکا مدام — کہ جسے وہ سنتا ہے جملہ کلام
بھی ہوتا ہوں میں چشم اوسکی ضرور — کہ جسے وہ دیکھے ہمہ نار و نور
میں ہوتا ہوں دل اوسکا اے نامور — کہ سمجھے وہ جسے ہمہ خیر و شر
میں ہوتا ہوں لاریب اوسکی زبان — کہ جسے وہ کرتا ہے دائم بیان
میں ہوتا ہوں دست اوسکا بے اشتباہ — پکڑتا ہے جسے وہ شام و پگاہ
میں ہوتا ہوں پا اوسکا اے نیکنام — کہ جسے وہ چلتا ہے باصد خرام
اگر مجھسے مانگے کروں میں عطا — جو چاہے ملے اوسکو بے انتہا
مدد مجھسے مانگے وہ اہلِ تمیز — بھی چاہے حمایت اگر وہ عزیز
تو اوسکی مدد میں کروں آشکار — پناہِ خدا میں وہ لیل و نہار
وہ ہے میرے ولیوں سے بیشک ولی — وہ محبوب میرا خفی و جلی
وہ ہو میرا ہمسایہ با اصفیا — جو شہدا و صدیق ہم انبیا
جنان میں ہمیشہ وہ باعز و ناز — رہے دید میری سے وہ سرفراز
تو جس شخص کا ہو خدائے انام — بصر سمع و ید بھی لسانِ کلام
بھی دل اوسکا ہو مظہر کردگار — وہ ہو مظہر خالق نور و نار

تجلی الٰہی نے اے نورِ عین
بنایا اوسے اپنا محبوب تام
ہوا جبکہ دل اوسکا آئینہ وار
خدا جبکہ اوسپہ ہوا آشکار
ہوا جبکہ محبوب وہ بیگمان
تو بیشک وہ ہے لوحِ مرآت وار
وہ ہے غیبِ ایزد سے ماہر مدام
احادیث و قرآن سے ہے یہ نگار
ہوا رجلِ کامل کا جب یہ مقام
تو غیبِ خدا اوسپے ہے آشکار
تو کیا اب تکمّل کا ہو کچھ بیان
ورا، الورا ہین وہ عالی مقام
وہ ادراکِ خلقت سے ہین ماورا
تو کیونکر نہ وہ لوحِ اُمّ الکتاب
تو صادق ہوا قول یہ بالسداد
قضا و قدر کے وہ صدر الصدور
جو حکمِ قضا ہے بامرِ خدا
قضا و قدر اونسے ہے فیضیاب
سنو دل سے یہ قولِ غوث الانام

جمالِ الٰہی نے بے ریب و شین
بدن اوسکا مرآتِ حق لاکلام
وہی ایک رازِ الٰہی و مرئی نگار
جو سب غیب کا غیب نزدیکیا
ہوئے اوسپہ جملہ خزائن عیان
تو غیبِ خدا اوسپے ہے آشکار
نہ ہے ریب کچھ اسمین نزدِ فہیم
جو ہے اسکا منکر وہ ہے اہلِ نا
کہ مرآتِ ایزد وہ ہر صبح و شام
نہیں بل عیان اوسپے پروردگا
کہ سلطان کہلا وہ بیشک عیان
وہی یکتا لاریب غوث الانام
نہیں مثل اوسکے کوئی دوس
وہ مرآتِ ایزد بلا ارتیاب
ہوا ہے جو مذکور در اعتقا
وہ تیرِ قضا کو پھیراوین خود
تو اونکی قضا اوسپہ غالب
کرے محو اوسکو یہ اُمّ الکتاب
کہ ہے یہ ورائے عقولِ فہام

یہ حق الیقین نزد ارباب حال
کہ حق الیقین اور علم الیقین

نہو ابتدا مرجوب اہل کمال
ہے فرق ان دونین اے دوربین

خیوری کو یارب طفیل حبیب
عطا کر تو حق الیقین سے نصیب

قال سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی الیواقیت والجواہر معزیا الی مرشدہ سیدنا علی الخواص قدس اللہ سرہ بالاختصاص انہ قال وقد ذکر الشیخ سیدنا عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ الربانی ان القطابۃ ست عشر عالما لما طیا الدنیا والآخرۃ عالم من ہذہ العوالم وہذا امر یعرفہ الموصف بالقطبیۃ یعنی کتاب الیواقیت والجواہر میں مسطور ہے اور یہ کتاب سیدی عبدالوہاب شعرانی کی مشہور ہے اسمین بروایت سیدنا علی الخواص مرشد امام شعرانی مذکور ہے کہ حضرت محبوب صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی کا ایسا فرمان پرُنور ہے قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم کہ قطبیت کے لیے سولہ عالم کا ہونا از بسکہ ضرور ہے اونمین حکم قطب کا دائم جاری ہونا حسب خواہش رب غفور ہے اور وہ سولہ عالم بقدر وسیع ہین بسیار کہ دنیا و آخرت ایک عالم ہے اون عوالم سے بلا انکار اور مثل اسکے دوسرے پندرہ عالم قطب کے لیے ہین سزاوار اور لاریب سوف عوالم مذکورہ کی قطب پر ہے آشکار کہ وہ اس منصب و حکم رانی سے موصوف ہے لیل و نہار کیونکہ منصب قطبیت مقام حالی ہے نہ مرام قالی زینہار او حال و قال مین بُعد بعید عیان ہے عند اولی الابصار زبان قال سے

تبیان حال غیر ممکن ہے اور دشوار + قال فی نجم المبین عن زبر المهرة المحققین
کالابریز والفتوحات المکیہ والمنن والاشراقات الالھیہ وغیرھا من الکتب
الدینیہ ان القطب الغوث واحد فی کل عصر وسائر الاقطاب والاوتاد
والابدال والافراد تحتہ وھو یشاھد العوالم کلھا من المخلوقات الناطقة
والصامتة والسموات والارضین وما فیھا وما فوق العرش من الحجب السبعین
وما فوقھا من عالم الرتق بتشدید الراء و القاف وبین الحجابین
مسیرة سبعین الف عام وکل ذلک معمور بالملائکة الکرام
وھو یسمع اصواتھا و یعرف لغاتھا فی لحظة واحدة
وتستمد منہ العوالم کلھا غیر العالین وھو یمد کل واحد
منھا بما یحتاجہ ویعطیہ ما یصلحہ من غیر ان یشغلہ ھذا
عن ھذا بل علی العالم واشغلہ فی خیر واحد عندہ ثم رحم ھذا الغوث فی
مددہ وامدادہ من غیرہ وھو حضرت الولایہ سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی
قدس اللہ سرہ الصمدانی ومددہ من قطب الانبیاء والمرسلین وغوث الاولین
والآخرین خاتم النبوة رحمة للعالمین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاھرین ومددہ
من حضرة ارحم الراحمین انتھی ملخصا یعنی نجم المبین لرجم الشیاطین
میں مسطور ہے + اور کتب ماہرین محققین سے اوسمیں مذکور ہے + جیسا کہ ابریز
و فتوحات مکیہ سے نگارش ہے منن کبری اور اشراقات الالھیہ سے بھی آشکار ہے
وغیرہا کتب معتبرہ سے بھی وہاں تفصیل وارد ہے + کہ وہ قطب جو غوث ہے
ہر زمانہ میں ایک ہی ہوتا ہے علی الدوام + اور باقی اقطاب و اوتاد ابدال

وافادات اوسکے تحت الید ہین لاکلام + اور وہ اریب دیکھتا ہے تمام عوالم کی مخلوقات
کو + جو ناطق اور صامت ہے اور ارضین و سماوات کو + اور جو کچھ زمینو و آسمانو
مین ہے ہر قسم کی موجودات کو جیسا کہ چرندے درندے پرندے اور جمادات
کو + ملاء اعلیٰ کو و بیان عالم بالا اور قصور انہار و اشجار و درجات و درکات
کو + لوح و قلم کریم اور عرش عظیم سدرۃ المنتہیٰ و سائر مقامات کو اور فوق
عرش ستّر پردہ ہاے خلاق بریات کو کہ درمیان ہر دو پردے کے مسافت
ستّر ہزار سال + اور یہ سب پردے معمور و پُرنور ہین ملائکہ کرام سے
بے قیل و قال + اور فوق اون پردون کے عالم الرقاے ذو الجلال او
اوسکے آگے ہرگز ہرگز نہین کچھ جاے مقال کہ وہ محض جاے سکوت ہے
مقام سیر حال + یہ سب تحت نظر غوث زمان ہے + کہ وہ وارث اہل الامکان
ہے + اور وہ ایک لحظہ مین سنتا ہے سب عوالم کے اصوات کو + اور سمجھتا ہے وہ
تمام مخلوقات کے لغات کو یعنے ہر ایک مخلوق جملہ عوالم کی نداے وہ ماہر ہے +
ہر ایک طالب کی طلب و تعطش اوسپر ظاہر ہے + ہمہ خلائق ارضی و سماوی
کی مرام سے وہ خبردار ہے + تمام موجودات کی خواہش و کلام اوسپر آشکار
ہے پس مدد چاہتے ہین اوسے تمام عوالم علویہ و سفلیہ اور ہمہ کائنات ظاہریہ
و باطنیہ مگر ایک جماعت ملائکہ عالون اونکا نام ہے + وہ اس مدد سے
مستثنا لاکلام ہے پس مدد کرتا ہے جملہ عوالم کی وہ غوث زمان + اور عطا
کرتا ہے سبکو بقدر ہر لحظہ و ہر آن + کہ بقدر وہ محتاج ہین جس چیز کے
بیگمان + اور اوسے ہو اونکی صلاحیت جسم و جان + اور ایک شخص کو

عطا کرنا دوسرے کی عطات باز نہین رکھتا اوسکو زینہار اس عطا مین تقدیم و تاخیر ہرگز نہین ہوتی عند اولی الابصار + بلکہ زیر و بالائے عوالم اوسکے نزدیک ہر دو برابر ہین بلا انکار + جبکہ وہ موصوف ہوا باوصافِ حضرت پروردگار + اوسکی دید و شنید دانست و گرفت و گفتار و رفتار + عین صفاتِ الٰہی سے ہے جیسا کہ بالا ہواہے نگار + وہ فانی فی اللہ باقی باللہ اپنی ذات کا اوسکو کچھ نہین اختیار + سب حرکات و سکنات اوس سے تو وہ صفات کے اور سائر کار + ذات و صفات و افعال ازلیہ و ابدیہ سے ہوتے ہین آشکار تو کیونکر او نہین تقدیم و تاخیر اور مشغولی کی تصویر کا ہو اظہار وللہ درُّ ما قال

ھذہ الاشعار

من بجانان زنده ام وز جان نیم | من ز جان بگذشتم و جانان نیم
چشم و گوش و دست و پایم او گرفت | من بدر رفتم سرایم او گرفت
این بصر وین شمع چون آلات اوست | ملک ذرات تنم مرآت اوست
چون تجلی افگند بر ذات من | حسن خود بیند درین مرات من
آئینه چون صاف و بیرنگ آمدست | با جمال دوست همرنگ آمدست
تا توانی رنگ بیرنگی گزین | تا شوی همرنگ آن نور الیقین
هر که در بحر هویت غرق شد | آب او را بمقدم هم فرق شد
غوص کم کن اندرین معنے عمیق | تا نگردی اندرین دریا غریق
نغمه از نائیت نے از نے بدان | مستی از ساقیست نے از صہبدان
ما بپوست از دیدنِ ساقی شدیم | درگذشتیم از فنا باقی شدیم

پہر ہوتا ہے وہ غوث زمان + مورد مراحم حضرت رحمان یعنے آگاہ وہ فرماتا ہی
اوسکو ایزد غفار + کہ حقیقت مین کون ذات ہے مددگار کیونکہ یہ تمام امداد
صغار و کبار منصب جلیل القدر ہے لبسیار تو اوسکو کسیطور ایسا خیال نہو موار
کہ جسّے اوسپر عتاب رب الارباب ہو نثار + لہذا ایاک نعبد کے بعد ایاک
نستعین ہے فرمان پروردگار + پس دیکھتا ہے وہ غوث زمان + اپنی امداد
کو خازن ولایت سے بیگمان کرانسے اوسپر نازل ہوتی ہے متواتر ہر آن + اور
وہ خازن ولایت اب حضرت محبوب سُبحانی قطب ربانی سیدنا عبد القادر
الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی ہین بالاتفاق + اس امر کا اہل ایمان سے
ہرگز ہرگز کوئی منکر نہین مگر اہل نفاق + اور یہ مسئلہ نجم المبین کے جلد
سادس مین مفصلاً مسطور ہے + کتب معتبرہ حضرات محققین سے وہان
مذکور ہے + کہ تا ظہور حضرت محمد مہدی امام آخر الزمان + خزانچیٔ ولایت
حضرت محبوب سُبحانی ہین بالایقان + رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغایۃ الرضوان +
اور حضرت محبوب سُبحانی پر نازل ہوتی ہے مدد علی الدوام قطب الانبیاء
والمرسلین غوث الاولین والآخرین خاتم نبوت و رحمت عالمین صلی اللہ
وسلم علیہ وآلہ الطاہرین سے لاکلام + اور جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ و
التسلیم پر مدد پروردگار + ازل الآزال سے دائم نازل ہوتی ہے لیل و نہار
ہمہ خلائق پر وہی مدد و امداد جاری ہے + اوسی سے دریائے استمداد
ساری ہے واللہ المستعان وعلیہ التکلان اے عزیز وافر تمیز جبکہ غوث
وقت کی مدد پر ہمہ عوالم کا انتظام ہے + تو لاریب لوح معنوی وہ غوث

زمان کا مقام ہے + اور خازن ولایت جمہ غوثوں کا غوث علی الدوام ہے +
تو اب اوس ہیکل نورانی سلطان ربانی سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ
سرہ النورانی کے یوم معنوی ہونے مین کیا جائے انکار ہے کیونکہ وہ ذات
قطب دائرہ امداد وہمہ غوثان و اقطاب آشکار ہے + مظہر ربوبیت قدیمہ
عمیمہ حضرت رحمانیت عند اولی الابصار ہے + پس اصحاب ایمان اور ارباب
عرفان کو امر مذکور کی لابد تصدیق و اقرار ہے + اور ارباب طغیان اور اصحاب
خذلان کو امر مسطور کی بیشک تکذیب و تعویق اور اوسے فرار ہے + کیونکہ
حقیقت مین وہ منافق منکر نبوت حبیب پروردگار ہے تو کب وہ تصدیق
منازل سنیہ اور مراحل مرضیہ حضرت غوثیہ پر استوار ہے + خسر الدنیا والآخرہ
ذلک ہو الخسران المبین اوسکی شان مین سزاوار ہے + اے محب صادق و
منصف حاذق حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب گنہگارون کے طبیب
محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والثنا کو اپنے اوصاف حمیدہ اور اسمائے برگزیدہ
سے چند اوصاف اسنیٰ اور اسمائے اسمیٰ ایسے عطا فرمائے ہین بصد احترام
کہ جامع جمیع مقامات محمدیہ اور حاوی ہمہ فتوحات احمدیہ ہین نزد علمائے
اعلام + از انجملہ پانچ صفات جلیلہ باسمائے جمیلہ اس آیت پر ہدایت مین
بطرز سلیم + کہ ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ
اور سات صفات عظیم اور اسمائے فخیم اس کلام قدیم واجب التکریم مین
ہین تعظیماً و توقیراً + یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا
وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا + اور علم و قدرت حبیب خالق نار

وافور ٭ اور علم و قدرت اونکے وارثو نکا بکثرتِ موفورہ ہر دو آیتہ تو قو
سے بنہایت اظہر من الشمس اور بغایت ابین من الامس ہے بالفرد و خصوصا
علم و قدرت سلطان الاولیا برہان الاصفیا حضرت محبوب صمدانی سیدنا
عبدالقادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی کہ یہ وارثِ اکمل و اجمل ہین
بالتحقیق و لا عبرۃ بما یخرصہ الزندیق ٭ اور کشف و بیانِ حقیقت انوار و اسرار
بارہ حروف ٭ جو کلمۂ لا الہ الا اللہ اور کلمہ محمد رسول اللہ مین ہین معروف
اور اسیطرح اور اک حقیقتِ بارہ حرف جو ہر ایک نام نامی چار یار گرامی
مین ہین پُر مطالب ٭ کہ سیدنا ابوبکر الصدیق و عمر ابن الخطاب و عثمان
ابن عفان و علی بن ابی طالب ٭ علیہم رضوان اللہ الملک الغالب ہر دو
آیت پُر عنایت مذکورۂ بالاسے بلا انکار ٭ ازبسکہ پیدا و ہویدا ہے عند
اولی الابصار اور بارہ صفات مسطورہ کے مظہر علی الخصوص وہی خازنِ
ممدوح ہین جیساکہ نجم المبین مین ہے منصوص ٭ سن اے محبِ صمیم
عاشقِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ٭ کہ جملہ مراتب محمدیہ اور مآرب
احمدیہ مین دو رتبے سب سے اعظم و افخم ہین آشکار ٭ اور اون دونون مین
سب اولیاء اللہ سے مقدم و اقدم ہے وہ خازن ممدوحِ کردگار اور سب سے
مقرب و اقرب ہے نزد جدِ خویش جناب رسول مقبول سیدنا المختار اور ان
دونو رتبونکا خوارج ہندیہ فرقۂ وہابیہ کو دائم ہے انکار ایک تو یہ کہ اوس
حبیب حضرت رحمان ٭ طبیبِ معصیت گنہگاران کو حق تعالیٰ نے معراج
و ملج کرایا علی الخصوص خلوت خانۂ لامکان بے نشان مین بلوایا اور اپنے

و دیدار قدامت انوارت ایسا محو و بیہوش فرمایا بعد عزو وقار کہ ازان حال بیچگون یہ مضمون قیض مشحون بترنم گویا یہون ہے عند اولی الابصار۔ شعر

ز عصیان ماندو نے طاعت	نہ شدم محو اندر آن ساعت
چنان گشتم دران حالت	کہ وی من گشت و من ہم وی

اور دوسرا رتبہ یہ کہ خلعت شفاعت کبری قیامت اوس طلعت عظمی پر راست وچست آیا کہ بزبان وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی سے ایسا فرمایا

کہ اذا لا ارضی و واحد من امتی فی النار

الم یوصف الرحمن فی سورۃ الضحی	وحاشاک ان ترضی وفینا معذب
چو خلوتہا سے اخص ہگیان ہے	وہ فوق عرش خلوت لامکان ہے
خلیل اللہ جو ہین وہ قطب توحید	وہ جان انبیا ہین اہل تجرید
سرافیل و دگر میکال و جبریل	ملائک مین جو ہین وہ اہل تبجیل
تو اوس خلوت سے وہ ماہر نہ زنہار	نہ اوس دربار مین اونکو ہے بار
کہ اوس خلوت کے اسرار نہانی	مکانی کے نہ لائق لامکانی
وہ ہین بیشک منزہ از نشانی	کہ ستر احدیت ہین وہ شانی
وہ میم احمدی معدوم اوسجا	محمد یعنی محمد سے مبرا
کہ ستر احدیت ہے جو احد ہے	وہی قائل وہی سامع صمد ہے
نہ اوسجا کار ساجد اور مسجود	نہ اوسجا نام عابد او معبود
نہ ہین تو کی وہان پر کچھ جدائی	وہی یکتا وہان جسکی خدائی
نہ ابراہیم کی اوسجا رسائی	نہ جبرائیل کو اوسجا ربائی

تو کیا اسکے سوا قول بیانی — وہی سبحان ربی الامکانی
تو اوس خلوت سے ہے مخصوص لہ — کہ وہ شرکت سے دائم ہے مبرا
مراتب مین جو رتبہ اسکا امجد — وہ ہے کلی شفاعت نزد ایزد
علی الاطلاق اوسمین جو مشفع — تو اوسکا جو مقام ہے وہ تشفع
وہی اصلی شفیع المذنبین ہین — طفیلی اوسکے دیگر شافعین ہین
شفاعت کے جو ہین انواع و اقسام — تو سب مین وہ اصیلی اہل انعام
ز آدم تا بعیسے جو اہم ہین — بھی اس امت سے جو ادنا ہم ہین
ہمہ ملکر وہ جاوین پیش آدم — در انروز یکہ باشد فزع اعظم
بآہ و سوز ہم با چشم گریان — کرین معروض یہ با سینہ بریان
کہ ہے امروز جوش قہر ایزد — ہمی ثوران غضب ہے اسکا بیحد
نہو امروز گر یار مددگار — تو ہم ہووین غضب سے بس تبہ کار
تو ہی ہے بوالبشر مسجود لاریب — تو ہی قلب عوالم ہے بلا عیب
نفخت فیہ من روحی جو فرمان — وہ تیری شان مین نازل بقرآن
کہ ہر دو دست قدرت سے تو پیدا — ہوئے جملہ ملائک تجہپہ شیدا
تو ہی ہے مظہر صفت جلالی — تو ہی ہے مظہر وصف جمالی
تو ہی ہے حامل نور خدائی — نہ خالق اور اوسمین کچہ جدائی
کرو ایسی شفاعت نزد غفار — کہ ہو مسدود واوسے قہر جبار
صفی اللہ کرین پھر عذر بسیار — کہ ہین لائق نہ اوسکے آج زنہار
خطائے خویش میرے پیش جاری — زبان پر ورد نفسی بسکہ جاری

تہم لرزان چو بید از قہر بسیار — تو کیونکر ہین شفاعت کے سزاوار
نجی اللہ جو ہین وہ اہل طوفان — تو جاؤ پیش اونکے تم پریشان
کرین گروہ شفاعت نزد غفار — تو ہو مسدود اونسے قہر قہار
وہ پیش نوح جاوین جبکہ گریان — کرین پہر عرض وہ باسینہ بریان
کہ ثوران غضب امروز بسیار — کرو تم اب شفاعت نزد غفار
نجی اللہ کرین پہر عذر بسیار — کہ ہین لائق نہ اونکے آج زنہار
کہ طوفان غضب سے ہین ہراسان — زبان پر ورد نفسی لبکہ ہر آن
کہان وہ کشتی امن و امان ہے — کہ جس سے ور سلامت جسم و جان ہے
وے جاؤ بدربار خلیلی — وہ ہون شافع بدرگاہ جلیلی
کہ ہین وہ قطب توحید خداوند — تو شاید اونسے ہووے قہر در بند
وہ جاوین پہر خلیل اللہ کے پیش — غضب سے وہ ہراسان با دل ریش
کرین پہر عرض وہ باچشم گریان — کہ ہین امروز ہم باسینہ بریان
نہین ہرگز کوئی مونس مددگار — شفاعت اب کرو نزدیک غفار
نہین تیرے سوا او سچا رسائی — کرو قہر خدا سے اب رہائی
خلیل اللہ کرین پہر عذر بسیار — کہ ہین لائق نہ اونکے آج زنہار
ہین اپنے حال مین امروز سرشار — ذبیح اللہ سے ہونہین دست بردار
زبان پر ورد نفسی ہر زمان ہے — طلب ایزد سے ہر دم مین امان ہے
کلیم اللہ جو ہین وہ ابن عمران — تو جاؤ پاس اونکے تم ہراسان
خدا سے بے توسط وہ متکلم — تجلیٔ خدا اونپر مسلم

وہی ہین صاحبِ توراتِ ایزد
کرین گر وہ شفاعت نزدِ معبود
توجاوین جملہ پیشِ ابنِ عمران
کرین پھر عرض وہ با انکساری
کلامِ ایزدی سے آپ ممتاز
بھی اہلِ ناز ہو تم نزدِ یزدان
کرو گر تم شفاعت نزدِ غفار
کلیم اللہ کرین پھر عذر بسیار
جو روح اللہ عیسےٰ ابنِ مریم
اگر اون پاس جاؤ تم پریشان
تو شاید اوسے ہووے قہر مسدود
توجاوین پیش روح اللہ گریان
کہ ہے امروز جوشِ قہر جاری
کہ ہو ہمکو رہائی اوس غضب سے
کھلے بابِ شفاعت نزدِ غفار
تو روح اللہ کرین پھر عذر بسیار
بتاؤن تمکو مین یکتا وسیلہ
وہ ہیشین ولیسین ہے جملہ منقو
ربوبیت ہوئی اوسے ہویدا
وہی یکتا نقیبِ ذاتِ احمد
تو شاید قہرِ ایزد ہووے مسدود
باہ و سوز از بسکہ پریشان
کہ ثورانِ غضب امروز جاری
بیان تمسے ہوئے ہین راز دربار
عطائے رب سے ہو ممتاز سب آن
تو ہو مسدود اوسے قہرِ جبار
کہ مین لائق نہ او سکے آج زنہار
ہوا جنپر ختم وہ دورِ آدم
کرین گر وہ شفاعت نزدِ جان
رہائی اوسے بخشے ہمکو معبود
کرین پھر عرض وہ با سینہ بریان
شفاعت اب کرو نزدیک باری
کرین ہم گفتگو پھر اپنے رب سے
تو ہوون ظاہر جو اوسکے ہین سزاوار
کہ مین لائق نہ او سکے آج زنہار
نبیلِ ہے جلیلہ وہ جمیلہ
وہی نورِ قدم نورٌ علیٰ نور
دلِ جملہ خلائق اوسپہ شیدا

نہ وہ محبوب ہوتا گر ہویدا — تو کب ہوتا خدا لے خلق پیدا
نہ ہوتا عشق عاشق اور معشوق — نہ ہوتا خلق خالق اور مخلوق
نہ ہوتا گر ظہور ذات لولاک — تو کب ہوتا ظہور نور افلاک
تو جانو تم ہمہ پیش محمدؐ — کہ وہ محمود ذات پاک ایزد
وہ نزدیک خدا لابد شفیع — کہ ہے اونکا مقام جملہ شفیع
مقام اونکا یقیناً جائے محمود — وہی مخصوص با دیدار معبود
وہی لاریب مفتاح خزائن — فدا اونپر خدا کے جود فائن
وہی ملک خدا مین نازنین ہے — وہی یس طٰہٰ مہ جبین ہے
ہمہ خلقت رضا جوئے خدا ہے — خدا خواہ رضائے مصطفےٰ ہے
ہمہ کس طالب دیدار ایزد — خدا ہے طالب دیدار احمد
جو امروز قیامت شافعین ہین — وہ بارہ قسم جملہ بالیقین ہین
تو اول سبکے سید اولین ہین — بھی آخر سبکے سید آخرین ہین
تو یہ عظمیٰ شفاعت نزد غفار — نہ ہوا اونکے سوا دیگر سے زنہار
تو جاوین پیش احمد جملہ گریان — کرین پھر عرض وہ باسینہ بریان
کہ ہین امروز ہم رنجور بیحد — فامددونا اغثنا یا محمدؐ
نہین تیرے سوا کوئی مددگار — کہ ہو اس بیکسی مین دل سے غمخوار
رسولون مین رسل جو مقتدا ہین — صفی اللہ جو مقبول خدا ہین
نجی اللہ جو شیخ الانبیا ہین — خلیل اللہ جو پدر اصفیا ہین
کلیم اللہ جو ہین وہ ابن عمران — وہی ہین صاحب تورات یزدان

وہ روح اللہ جو عیسٰے ابنِ مریم
تو ہر یک نے کیا ہے عذر بسیار
کہ ہم لائق نہ اوسکے آج زنہار
کیا ہر یک نے دیگر پر حوالہ
ہوئے ہم بیکسون سے دست بردار
تو اب ہم دردمندونکی دوا کر
توئی ہے رحمتِ جملہ عوالم
ز جوشِ قہرِ ایزد چشم گریان
تنِ رنجور مثلِ بید لرزان
ترحم یا حبیب اللہ ترحم
تو ہر مشکل مین بس مشکلکشا ہے
تو فرماوین حبیب اللہ فی الفور
نہ غم کھاؤ نہو تم چشم گریان
نہو غمگین خاطر کچھ ہراسان
رہو تم مطمئن خاطر ازان کار
کہ ہو نمین اوس شفاعت کے سزاوار
نہووے وہ شفاعت آج زنہار
چلو اب مین کرون کارِ شفاعت
کہ توران غضب ہووے مسدود

جو ہین تمثیل مین وہ مثلِ آدم
شفاعت سے کیا ہے سب نے انکار
کہ وہ دامن نفسی مین ہین سرشار
گذشت چنانکہ سب کا ہے مقال
ز آدم تا بعیسٰے جملہ اخیار
دوائے لطف سے ہمکو عطا کر
توئی باران گیہ جملہ اوادم
خروشِ نار سے ہے سینہ بریان
دلِ مہجور وحشت سے ہراسان
توئی ہے دستگیرِ جملہ عالم
کہ امدادِ تو امدادِ خدا ہے
ترحم اور دلداری سے اسطور
نہو سوزِ جگر سے سینہ بریان
بفضلِ حق یہ مشکل ہووے آسان
کہ ہو مسدود جوشِ قہرِ جبار
کہ شد مخصوص ہے مین ہمان کا
سوا میرے کسی سے نزدِ غفار
برائے عاصیان و اہلِ طاعت
کرے جملہ خلائق حمد محمود

انھین پہ مصطفےٰ ہو وقت فی الفور
کرین اوس قہر کو مسدود بہطور

کہ آدین اوس مکانین جو کہ محمود
بفرمانِ خدائے ذاتِ معبود

کہ وہ مخصوص بہر مصطفا ہے
نہ وہ زنہار جائے انبیا ہے

ز آدم تا بعیسےٰ جملہ و اصل
نہو ہرگز کوئی اوس جامین داخل

خلیل اللہ کلیم اللہ سماعیل
جلیل القدر گرچہ اہل تبجیل

ولے اونکا نہ ہرگز وہ مکان ہے
کہ اوسمین لامکانی کا نشان ہے

وہ دیکھین دور سے باقلب شادان
کہ استادہ ہے اوسمین حُبِ رحمان

ولی جو ہین طفیلئے محمد
تو یہ اونسے مراتب مین ہین امجد

جو اِس امت مین خاصانِ خدا ہین
ولایت مین وہ برتر مقتدا ہین

جو اہلبیت ذاتِ مصطفا ہین
جو محبوب خدا غوث الورا ہین

ورا ہین یہ ورائے اولیا ہین
یہ لابد جائے فخرِ اصفیا ہین

مراتب مین وہ گرچہ ہین زبرقان
ولے خورشید سے برتر وہ ہر آن

جو ہین نزدِ خدا اونکے مقامات
ورائے عقل ہین وہ جملہ ہیہات

کہ باطن احدیت سے ہین وہ ممتاز
جو سرِ احمدی ہے راز در راز

ملاحت مین وہ ہین حسنِ جمالی
فدا جسپر ہوا حسنِ جلالی

جو معشوق ہین اونکی بس ادا ہے
تو اہلِ عشق حق اونپر فدا ہے

نہین بلکہ جو ذاتِ مصطفا ہے
تو اونسے وہ ادا بھی دلربا ہے

تو کیونکر وہ نہ معشوقِ خدا ہے
خدا اوسپر فدا بے امترا ہے

عسا ان یبعث مین ہون وہ شامل
کہ ہین اسرار احمد کے وہ حامل

نہین بلکہ وہ جز و مصطفا ہین — تو پھر کل سے نہ ہرگز وہ جدا ہین

جو حکم کل وہ جز پر سدا ہے — یہی بس مذہب اہل نہی ہے

عسیٰ ان یبعث ربک مقاما — جو ہے محمود جائے پر کراما

تو ہون استادہ اوسمین جبکہ احمد — بھی ہمرہ اونکے ہووے آل امجد

تو دیکھین وہ لقائے ذات غفار — لقائے ایزدی سے ہووین سرشار

وہ دیدار خدا سے ہووین مسعود — طفیل احمد مختار محمود

کرین پھر سجدہ بہر ذات معبود — کہ اوس سجدے کے لائق ہے وہ مسجود

وہ ہفتہ روز دنیا ساجدین ہون — ثنائے ایزدی سے حامدین ہون

ثنا و حمد ایزد کا محمد — کرین الہام سے اسطور تمجید

کہ ویسا اولین و آخرین سے — جو ہین اہل سما اہل زمین سے

نہین ظاہر ہوا وہ بہر غفار — نہوگا مثل اونکے کا ہے زنہار

تو فرمائے خدائے خالق جان — کہ اے محبوب میرے جان ایمان

اٹھا سر کو نگر تو اضطراری — فدا تجھپر یہ جملہ ملک باری

خزائن جملہ میرے جو کہ در غیب — تصدق ہین وہ جملہ تجھپہ لاریب

تو ہی ملک خدا ہین یکتا محبوب — نہین تیرے سوا کچھ میرا مطلوب

ہوئے جملہ عوالم جو کہ پیدا — وہ ہین لاریب جملہ تجھپہ شیدا

تو ہی محبوب خلاق اوادم — ز خاک نعل تو جملہ عوالم

اگر مانگین تو بخشے وہ عوالم — کہ بخشون مین ہمہ جان و اوادم

تو وہ چون خاک پا لابد عطا ہے — کہ وہ از خاک نعل مصطفا ہے

تو کیا افسوس مجکو اوس عطا سے — کہ ہے وہ گرد نعلِ مصطفا سے

شبِ معراج مین تجکو بلایا — خدا نے جبکہ ای اصلِ عطا...

تو پھر تو لامکان مین جبکہ آیا — تو زیرِ نعل تھی جملہ برا...

تو اوس نعلین کو سر پر اُٹھایا — ہمہ عالم نے تاج اوسکو بنا...

کیا جب قطع تو نے راہِ کونین — تو یہ اوس راہ کی ہے گرد نعلی...

تو کب گرد و غبارِ نعلِ پا سے — کرون افسوس مین اب مصطف...

سوا اِسکے خزائن جو کہ در غیب — وہ دیدہ چشم دیگر سے ہین جم...

بھی وہ دیدار جو ہے غیب در غیب — کہ جسکی دید سے ہو ریب لار...

تو وہ نزدیک تیرے یک عطا ہی — بھی یہ مخصوص بہرِ مصطفا...

نہین بلکہ جو ہے دیدار تیرا — وہی مطلوب بل محبوب م...

لقائے ایزدی کے جملہ مشتاق — لقا تیرے کا ہے مشتاق خل...

تو پھر اب مانگ جو تیری رضا ہی — جو چاہین تو وہی میری عطا...

شفاعت کر تو ہی یکتا مشفع — تو ہی مقبول تیرا قول یہ...

دھان غنچہ سے گل خندان ہو یکبار — لبِ شیرین سے کر اظہار گف...

مین ہون مشتاق تیری گفتگو پر — کہ صد رحمت یہ تیری جس...

جو اس نون و قلم سے جملہ اظہار — وہی ما یسطرون ہے مجکو...

تو ہو تیری زبان سے جو ہویدا — دلِ عشاق جملہ اوسپہ ش...

کرو نین وہ کہ جو تیری رضا ہے — رضا تیری رضائے کبریا...

رضائے ایزدی کے جملہ طالب — رضائے احمدی مطلوب و...

تواب غنچۂ دہانے مانگ ای جان | رضا تیری مجھے درکار ہر آن
کرین پہر عرض باصد انکساری | محمد مصطفیٰ معشوقِ باری
کہ ای دانائے اسرارِ نہانی | نہان تجہپر عیان جملہ تو دانی
جو ہووے راز ہر یک دلمین پیدا | تو اوّل اوسے وہ تجہپر ہویدا
جو حالِ خستہ دل تجہپر عیان ہی | عیان تجہپر جو کچھ رازِ نہان ہے
کرون کیا مین بیانِ دردِ حالی | کہ ہے علمک حسبی عن سؤالی
ولے تونے کیا جو امرِ اظہار | تو یہ معروض پیشِ ذاتِ غفار
کہ ثورانِ غضب امروز جاری | تو ہے خلقت کو اوسے بیقراری
کوئی بادردِ آہ و سوز گریان | کوئی سوزِ جگر سے سینہ بریان
کوئی چون بید لرزان ہر زمان ہے | کسی کا وردِ نفسی بر زبان ہے
وہ خاصانِ خدا جو انبیا ہین | رُسل اونے جو بر تر اتقیا ہین
وہ جوشِ قہر سے ازبس پریشان | بہ سوزِ جان و دل ازبس ہراسان
تو کب راحت مین ہون جو اہلِ عصیان | نہ بل وہ چشم گریان سینہ بریان
غرض ہر ایک ہے بادردِ سوزان | تو کیون یہ دل نہو اوسے پریشان
کہ یہ فرمانِ قرآنِ مبین ہے | محمد رحمۃً للعالمین ہے
تو رحمت کے نہ ہرگز یہ سزاوار | کہ دیکھون انکو مین غمگین دل افگار
وہ ہون سوزِ جگر سے جبکہ رنجور | تو میرا دل نہو زنہار مسرور
وہ ثورانِ غضب سے جبکہ گریان | تو کیون اوسے نہون مین سینہ بریان
دلِ خستہ زبان بستہ خلائق | شکستہ سلکِ اُمیدِ حقائق

خداوندا خدائے جملہ عالم — ہمہ خلقت پہ تیرا لطف ہر دم

جہان مین جو کہ غنچے سے نہفتہ — وہ ہو باد عنایت سے شگفتہ

تو ہون وہ اوس گل خندان سے خندان — دل گریان جو ہین وہ دردمندان

تو کر اس قہر کو مسدود امروز — کہ ہووے دور خلقت کے جگر سوز

کرین پھر گفتگو باہم خلائق — کرین امداد جو اہل دقائق

کھلے باب شفاعت نزد غفار — کرین ظاہر شفاعت جملہ اخیار

غضب کو تب کرے مسدود ایزد — تو ہو مسرور خلقت اوسے بیحد

کرین جملہ خلائق شادمانی — کہ دیکھین فیض احمد جاودانی

کہ وہ قہر خدائے ذات معبود — ہوا بہر محمد جملہ مسدود

ہوا خاتم سے وہ لاریب مختوم — ختم اونپر ہمہ اسرار قیوم

وہی ہین خاتم جملہ مقامات — وہی ہین فاتح کنز خفیات

وہ اول آخر و ظاہر وہ باطن — وہی محمود فی کل المواطن

تو جملہ اہل محشر جن و انسان — ملائک اور دیگر جو کہ حیوان

وہ حمد احمدی سے حامدین ہون — وہ مدح مصطفےٰ سے مادحین ہون

ثنا اونکی سے وہ رطب اللسان ہون — عطا اونکی سے وہ عذب البیان ہون

وہ یاد احمدی سے ہووین شادان — وہ ہون ہم پیشہ خلاق یزدان

خدا امداح ذات مصطفا ہے — تو وہ محمود ابدی برملا ہے

تو آل احمدی بھی غوث مسعود — تو تبعاً جملہ اُسجا ہووین محمود

تو پھر باب شفاعت نزد یزدان — کھلے بہر شفاعت اہل عصیان

تو اول ہے یوں شافعِ محمد — وہ مقبول الشفاعت نزدِ ایزد
کریں ہر ایک عاصی کی شفاعت — جو ہو مومن وے اہلِ شفاعت
کریں شہ بار پھر وہ شاہِ طاعت — بھی سجدہ اور اُمت کی شفاعت
حدیثِ مصطفےٰ جو در بخاری — تو اسمیں ہے وہی ارشاد ساری
بھی دیگر جو شفاعتِ مصطفےٰ ہے — تو وہ نجم المبین ہیں باصفا ہے
شفاعت پھر کریں اہلِ شفاعت — جو ہیں اقسام باقی اہلِ طاعت

خیوری بھی طفیلِ ذاتِ احمد
شفاعت سے خدایا ہووے امجد

تو ہی مشفوع و شافع در حقیقت — یہی ہے مذہب اہلِ طریقت

قال فی التفسیر الصغیر وغیرہ من زبر الکبار کالفیوضات الحرمیۃ والفتوحات
الاحمدیۃ والمنہل الصفا فی خصائص المصطفیٰ علیہ الصلوۃ والثناء ان المقام
المحمود والمقام المشہود من خصائصہ العظمیٰ ومن نفائسہ الفخیمۃ یدخل فیہ
معہ آلہ الاطہار حضرات ورثتہ الاکابر تبعا لہ عند اولی الابصار کسیدنا الحسن
والحسین وسیدنا غوث الثقلین شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہم بالطفیل
لان الجزء یتبع الکل ۔ والفرع یرجع الی اصلہ الاجل ۔ والمقام المحمود مقام یعود
الیہ جمیع المقامات ۔ وینظر الیہ کل الاسماء والصفات ۔ ولا ریب فی ان المحمود
ہو اللہ المعبود ۔ فذالک المقام یشیر الی قیامہ بالاحدیۃ ۔ لا بنفسہ النفیسۃ
الزکیۃ ۔ علیہ اطیب الصلوۃ والتحیۃ ۔ ولعلہ اعتبر فی الحدیث بالشفاعۃ ۔
لاہل الذنوب والطاعۃ ۔ لان اللہ تعالیٰ اسراف ۔ وتوالت نعماؤہ ۔ قال

از الا لحرمة من ذا الذى يشفع عنده الا باذنه اى لا يشفع احد عند الحضر
الالهيه الا من كان قائما بالاحدية مظهر مظاهر الواحديه صاحب الوح
الذاتيه لانه اصل وجود الموجودات وقطب دائرة المهمات والرحمة لجميع المخلو
فانه ماذون فى انجاح الحاجات لجميع المكونات اهل الارضين والسموات وتخص
ذلك المقام وجل من التكريم عند الخواص لانه مظهر روية رب العالمين مرجع محمد
والاخرين منبع ظهور الشرف المقربين وسيلة فتح شفاعة الشافعين ومصد
انجاح مرام المذنبين ووسيلة التقرب للواصلين فكيف يكون اله العظام
محروما من شرف ذلك المقام ثم كيف يهمل الكل جزئه لاجل فى ذلك الحو
صلى الله عليه وسلم وعلى اله ذوى الحكم وقد قال الله عز برهانه تبارك وتعالى شا
فى كتابه المبين والذين امنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريته
وما التناهم من عملهم من شيئ كل امرئ بما كسب رهين والمعنى واتبعتهم ذ
بايمان فى الجملة قاصرين عن رتبة ايمان الاباء واعتبار هذا القيد للايذان
بثبوت الحكم فى الايمان الكامل اصالة لا الحاقا والمراد من الالحاق الحاقا و
هم الصغار والكبار فى درجة اباءهم وامهاتهم كما قال عليه الصلوة والسلا
وعلى اله واصحابه الكرام ان الله تعالى يرفع ذرية المومن فى درجته وان كانوا د
لتقر بهم عينه اى ليتم نوره ويكمل سروره ثم تلا الاية المذكورة فالحا
ان الذرية اذا قامت على الفطرة الاولى وان كانوا دون الاباء والامهات
المقربين فى الايمان واعمالهم ولحوا بهم الواصلين يوصلهم رب السموات
والارضين فى درجاتهم العاليه ومراتبهم المخصوصة العاليه اذهم

تتم الروحانیه، وتضعف قوتها الفکریه، وتقوی العقول والنورانیه وعی
انوار القلوب والاسرار العرفانیه، عند کشف المشاهدة العظیمه، وبرود
جمال الحق والمواصلة الفخیمه، وکذلک حال المریدین عند العارفین وانهم
یبلغون الی درجات کبرائهم الکرام، وشیوخهم البررة العظام بما آمنوا بهم
واحوالهم وقد اتفق اصحاب الطریقه، واجتمع ارباب الحقیقه، علی ان من
آمن بکلامنا من وراء سبعین حجاب، فهو من اهل الله بغیر الارتیاب،
کما قال علیه الصلوٰة والسلام، وعلی آله واصحابه الکرام، ان سلمان من اهلنا
وایضا قال من احب قوما فهو منهم وقد قال الله عز برهانه تبارک وتعالی
شانه فی کتابه قولا انیقا ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله
علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
فکیف لاخوان الله جل جلاله وعلی العالمین عم نواله معطیهم اعلی الدرجات
والمفیض علیهم الخیر والبرکات، فاذا کانوا فی منازل الوحشة الدنیه، یبلغهم
الی الدرجات العلیه، فکیف لا یصلون الی مقام الوصلة السنیه انتهی وهکذا
معنی آیة الحقنا بهم ذریتهم فی اکثر التفاسیر مسطور کما فی عرائس البیان و
فتح الرحمان ودرة التاویل واسرار التنزیل مذکور والله الهادی وعلیه
اعتمادی یعنے تفسیر تحبیر میں مسطور ہے اور دیگر کتب مین بھی مذکور ہے
چنانچہ فتوحات محمدیہ اور فیوضات احمدیہ اور منہل الصفا فی خصائص المصطفا
علیہ الصلوٰة والثنا مین پرنور ہے کہ دخول رسول مقبول مقام محمود حمد الٰہی
مین اور وصول دید رب ودود بچشم سر صعود لامکان مین خصائص

عظیمۂ محمدیہ اور نفائس خفیہ احمدیہ سے بالضرورت ہے + اور ہمراہ جناب رسول
مختار مقام محمود میں روز شمار + داخل ہوگی وکی آل اطہار + اور حقیقت میں
وہی ہے وارثان کبار + اور وہ دخول آل ذوی الافتخار + ازروئے تبع ہے
عند اولی الابصار + اور یہ مانع خصائص نہیں ہے اے ہوشیار + جیساکہ صلوٰۃ
خصائص نبوت سے ہے بالیقین اور تبعاً اوسمین داخل ہے آل طیبین + او
صحابہ کرام وسائر مومنین + چنانچہ امام حسن وحسین + اور سیدنا غوث الثقلین
اور دیگر ائمہ عظام + ہمراہ سید الانام + علیہم اطیب الصلوٰۃ والسلام + مقام
محمود میں داخل ہونگے لاکلام + کیونکہ جزء تابع کل کے ہوتی ہے علی الدوام +
اور مقام محمود ازبسکہ مرجع جمیع مقامات ہے + اور منظر ہمہ اسمائے الٰہیہ وصفات
ہے + اور صفت مقام جو محمود ہے + تو لاریب وہ خدائے معبود ہے + پس
اوس مقام میں اشارہ ہے بغیر مریہ + طرف قیام رسول مقبول بالاحدیہ + جو مظہر
مظاہر واحدیہ ہیں + بیشک صاحب وحدت ذاتیہ ہیں + نہ قایم بنفس نفیسہ
زکیہ ہیں + اور اسلیئے وہ مقام حدیث میں معتبر ہے ساتھ شفاعت کے +
واسطے اہل ذنوب وارباب طاعت کے + اور حبیب خدا کے لیئے اسطور فرمان
ایزد منان ہے [illegible] مَن ذَا الَّذِی یَشفَعُ عِندَہٗ اِلَّا بِاِذنِہٖ یعنی نہ
شفاعت کریگا زنہار + کوئی شخص نزد پروردگار + مگر وہ ذات جو قائم
بالاحدیہ ہے + مظہر مظاہر واحدیہ ہے + صاحب وحدت ذاتیہ ہے +
کیونکہ وہ اصل وجود موجودات ہے + قطب دائرہ مہمات ہے + رحمت
جمیع مخلوقات ہے + پس وہی ذات ستودہ صفات ماذون رب البریات

ہے + انجاح مقاصد خلایق مین جو اہل زمین و سماوات ہے + ہر وجہ سے
مرخص و شافع بالبینات ہے + وسیلۂ وصول ہمہ خیر و برکات ہے +
مفتاح خزائن خالق مکونات ہے + کیونکہ وہ ہر طور مربئی ہمہ ذوات
ہے + ایجاد و بقا مین وہی واسطۂ حصول عطا و نجات ہے + بغیر اوسکے
کے غیر ممکن وصول فیوضات ہے + کہ وہی مرکز ربوبیت قاضی الحاجات
ہے + اوسکی رضا مطلوب رفیع الدرجات ہے + اور اوسیکا لقا محبوب
کافی المہمات ہے + پس وہی مقصود دافع البلیات ہے + وہی محمود
حلال مشکلات ہے + وہی منظر و وہ معطی عطیات ہے + وہی مظہر
سعود فرشیات و عرشیات ہے + وہی شاہد و مشہود جمیع مقامات
و درجات ہے + وہی روح ارواح جملہ کائنات ہے + اوسیکے سرایت
سے سب مین حرکات و سکنات ہے + اوسی حق کے فیض سے ہمہ خلقت
کی حیات ہے + ہر ایک اوسکا محتاج وہی مستغنی ذات ہے + یہ دل دیوانہ
اوس شمع کا پروانہ خیوری صفات ہے + اور عظمت اوس مقام کی اوسکے
ہویدا ہے + تنکیر مقام سے پیدا ہے + کیونکہ وہ مظہر دیدار خدائے رب العالمین
ہے + مرجع محامد اولین و آخرین ہے + چشمۂ ظہور شرف حضرات مقربین
ہے + اوسی جائے سے فتح باب شفاعت شافعین ہے + اور جائے حصول
مراد عباد مذنبین ہے + وسیلۂ جمیلہ حضرات واصلین ہے + موجب نجات
بندگان نزد ارحم الراحمین ہے + پس کیونکر اوس مقام کی شرافت و
انعام سے محروم ہو آل طیبین + پھر کیونکر بیکار چھوڑے کل اپنی جزء اجل

انکو اوس کل سے یوم دین + صلی اللہ وسلم علیہ وآلہٖ اجمعین + اور تحقیق علیٰ ہے فرمانِ ملکِ منان از بسکہ مبین + وَالَّذِینَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے خدا پر باصدق وایقان + اور اونکی اولاد بھی اونکے تابع ہوئی ایمان مین فی الجملہ بگمان + یعنے اولاد کا ایمان قوی نہو مثل مادر و پدران + تو پیوستہ کرینگے ہم اوس اولاد کو اونکے آباؤ اصحاب کے ہمراہ عالی درجات مین + یعنے اولاد ناقصین کو طفیل پدر و مادر کاملین کے داخل کرینگے اونکے عالی مقامات مین + اور نہ کم کرینگے ہم پدر و مادر کے درجے سے کوئی چیز زینہار + مادر و پدر کو اونکے عمل کا پورا ثواب عطا فرمایگا پروردگار اور اونکی اولاد بھی اونکے طفیل اونکے ہی درجے مین ہوگی باقرار + اور ہر آدمی اپنے عملو مین گرو ہے بلا انکار + پس اولاد ناقصین کو اعلیٰ درجات پدران + اور انکے ثواب و درجے سے عدم نقصان + محض فضل الٰہی ہے نزدِ حضرات محققان۔

شعر

تا فضل نباشد نبود کار تمام		در فضلِ خدا بند دلِ خویش مدام

اور حدیث شریف مین بھی ایسا ہی آیا ہے + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے + کہ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَرْفَعُ ذُرِّیَّۃَ الْمُؤْمِنِ فِیْ دَرَجَتِہٖ وَاِنْ کَانُوْا دُوْنَہٗ لِتَقَرَّ بِھِمْ عَیْنُہٗ یعنے تحقیق خدائے رب العالمین + اولاد مومن کامل کو بلند کریگا اونکے درجے مین بالیقین + اگرچہ اولاد ایمان وعمل مین باپ سے ہون ناقصین + تاکہ والدین کی آنکھ سرد پُر نور ہو + اور اونکو حصولِ

کمال سرور ہو ۔ پہر پڑہا جناب رسول کریم نے آیت مذکورہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

الموفورہ ۔ پس ملخص کلام فی ہذا المرام ۔ یہ کہ جب اولاد صغار و کبار مومنین کرام

قائم رہین وہ بر فطرت اسلام ۔ اور ایمان و اعمال مین ناقص ہون بہ نسبت

آبائے عظام ۔ تو وہ اولاد صغار و کبار ۔ بمقتضائے فضل پروردگار ۔ ہمراہ

امہات و آبائے اخیار ۔ داخل ہونگے اون درجات عالیہ مین بعد وفات

جو اونکے آبا و امہات کے لیے مخصوصہ ہین نزد کردگار ۔ اور وصول درجات

عالیہ سے عند اولی الابصار ۔ کامل ہوگی روحانیت اولاد صغار و کبار ۔ اور

صافی و وافی ہونگے اونکے افکار ۔ اور حاصل ہوگی اونکو قوت عقول اخیار

اور اونکے دلون کے انوار اور اونکی معرفت کے اسرار ۔ نورانیت و تقویت

مین ہونگے تام بسیار ۔ نزدیک حصول مشاہدۂ خالق نور و نار ۔ اور نزد

وصول انوار جلال و جمال ۔ اور وقت وصال حضرت ذوالجلال ۔ اور

اسیطور مریدان صادقین نزد حضرات عارفین داخل ہونگے اپنے شیوخ

کرام کے درجات علیہ مین ۔ اور واصل ہونگے اپنے مرشدان عظام کے

مراتب سنیہ مین ۔ جبتک کہ صدق ایقان سے معتقدین ہون اونکے

اقوال پر ۔ اور حق الایمان سے موقنین ہون اونکے احوال پر ۔ کیونکہ

اس امر پہ تحقیق متفق ہوئے ہین اصحاب طریقت ۔ اور مجتمع ہوئے

ہین ارباب حقیقت ۔ کہ جو شخص صدق دل سے مانے اونکے کلام کو

بلا ارتیاب ۔ اگرچہ ہو وہ شخص من ورائے ستر حجاب ۔ تو وہ بھی وہنکا

اہل ہے لاکلام ۔ جیسا کہ فرمایا جناب سید الانام ۔ علیہ ازکی الصلوٰۃ والسلام

کہ بیشک سلمان فارسی ہمارے اہل سے ہے انتہا الفہام + اور بھی فرمایا جناب
رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے یہ کلام اتم + مَنْ اَحَبَّ قَوماً فَهُوَ مِنْهُمْ +
یعنے جو شخص دوست رکھتا ہے کسی قوم کو بادل وجان + تو لاریب وہ شخص
اوسی قوم سے ہے نزد اہلِ عرفان + اور بیشک فرمایا ہے حق تعالی نے قرآن حمید
فرقان مجید مین بطور بیانا حقیقا + مَن يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ
اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ
رَفِيقًا + یعنے جو اشخاص کہ مطیعانِ خدا و مصطفا ہین + جان و مال سے
حبیب خدا پر فدا ہین + تو وہ ہونگے ہمراہ چار گروہ کے بلا انکار + کہ جنپر انعام
کیا ہے حضرتِ پروردگار + اور وہ حضراتِ انبیا و صدیقین ہین + اور
حضرات شہدا و صالحین ہین + پس کیا خوب ہین وہ اصحاب تصدیق +
اور کیا خوب ہین اونکے وہ حضرات رفیق + یہ جملہ درجاتِ سنیہ مین رویتِ
الہیہ سے مشرف ہونگے علی التحقیق + پس اب کیونکر داخل نہو آلِ اطہار + مقام
محمود مین ہمراہ سید مختار + اور کیونکر داخل نہون فرزندانِ مومنین ابرار
درجاتِ عالیہ آبا و امہات مین باوقار + اور کیونکر واصل نہون مریدان
رشیدان صدق شعار + علو درجاتِ مرشدین مین روزِ شمار + حالانکہ
حق جل جلالہ + وعلی العالمین عم نوالہ + معطیِ اعلی الدرجات ہے + اور
اونہ مفیضِ خیر و برکات ہے + اور جب ہووین زمرِ مذکورین منازل
وحشتِ دنیہ مین + تو داخل فرماوے اونکو حق تعالی درجاتِ علیہ مین
تو کیونکر واصل نہون وہ مقام الوصلہ السنیہ مین + انتہی اور ایسا ہی معنے

آیت الحقنا بہم کا دیگر تفاسیر مین بھی مسطور ہے چنانچہ انس البیان اور فتح الجنان وغیرہما مین ویسا ہی مذکور ہے ۔ واللہ الہادی وعلیہ التکلان

ای شاہِ رُسل وے سیدِ کُل کتنے تجھے رب کے سوا جانا
وے اصلِ اَجَل محمودِ محل اس بندے کو درپہ بُلا جانا

از روے ادب لبستہ ہے یہ لب ظاہر خواب اوس غم کا سبب
ای بادِ طرب از ملکِ عرب کچھ مجکو خبر تو بتا جانا

ہر شاہ و گدا اور ہر دو سرا تیرے فیض و عطاسے ہمہ برپا
ای نورِ خدا اٹھا کے نقاب مجھے خواب مین جلوہ دکھا جانا

ای شمسِ ضحٰی در روزِ جزا ہمہ اہلِ ثنا تجھ پر ہون فدا
ای شاہِ بقا وے میرے خدا اس قیدِ فنا سے چھڑا جانا

ای کنزِ قدم تجھ پر ہے ختم ایزد کی قسم با خاکِ قدم
ای محیِ عظم من مردہ دلم اس مردہ دل کو جلا جانا

از فرقتِ غم من خستہ دلم تو ابرِ کرم ساقیِ اُمم
مُعطیِ نعم من تشنہ لبم مجھے شربتِ وصل پلا جانا

ای صاحبِ جاہ وے پشت و پناہ ہمہ خلقِ الٰہ پر تیری نگاہ
من اہلِ گناہ با نالہ و آہ مجھے نالہ و آہ سے بچا جانا

ای عونِ ورا در روزِ جزا از قہرِ خدا تو شافعِ ما
گر دست ہوا مقہور مرا اس قہرِ ہوا کو مٹا جانا

از پاکِ رہم جا ہے نہ رقم ہمہ کارِ اُمم کردی تو بہم

من خستہ دلم بیکار و بہم مری بگڑی بات بنا جانا

از بہرِ شفا روے تو دوا مُژدہ کا بقا بس تیر القا

از ہجرِ شہا زخمی ہمہ جا کچھ مرہم دل پہ لگا جانا

از خالقِ جان جاے نہ مکان ہمہ راز نہان شُد بر تو عیان

من ہیچ مدان مشتاق بجان کچھ مجھ کو بھی مژدہ سنا جانا

ای نورِ بصر روے رشک قمر از سوزِ جگر سوزان ہے شقو

از لطفِ نظر کر مجھ پہ گذر اوس نارِ جگر کو بجھا جانا

ای سیدِ جان از جاے زمان جاے نہ مکان سیرے تو بیان

من خستہ جنان از سیرِ جہان مجھ پہ بھی گذر فرما جانا

تو نوحِ خدا دل ناوِ وفا از موجِ خطا گردابِ جفا

ڈوبے ہے شہا اب ہے یہ دعا اس ناؤ کو پار لگا جانا

تو شمعِ قدم پروانہ دلم پروانگم دیوانہ شیم

ای نون و قلم منبعِ اُمم یہ پروانہ خدا سے دلا جانا

آن آلِ عبا وان غوثِ ورا ور جاے لقا محوِ عطا

با تو ای شہا در دیدِ خدا اوس غوثِ ورا پہ فدا جانا

ای صدرِ ولا مقطوع قضا مسموع دعا از بہرِ خدا

خُذ دستِ مرا من ہدفِ بلا اوس تیرِ بلا کو ہٹا جانا

ای قطبِ علا و سے بدرِ خدا بنماے لقا خلاق ادا

چون لیلِ دُجا این قلبِ سیا ترے نور سے بیچ چھپا جانا

ای مرشدِ ما در دارِ بقا بر خوانِ لقا تو اہلِ صلا
من بندہ گدا جیعانِ رضا اوس خوانِ لقا پہ بلا جانا

ای جانِ ورا قرآن لقا تو شانِ خدا شانِ تو بقا
کس سے ہوا دا کچھ تیری ثنا مدح تو خدا کے ورا جانا

صلواتِ صفا مقبولِ خدا بر تو اے شہا با اہلِ ہدا
پڑھتا ہے سدا وہ اہلِ نہی صلوات کا جسنے مزا جانا

ای شاہِ شہان یہ عرض جنان پیشِ تو عیان کچھ ورد زبان
مجھے ہو بیان گر ہو فرمان اکبار حضوری تو آجانا

الفائدة الجليلة والعائدة الجميلة من الجزء الخامس الرصين من كتاب نجم المبين لرجم الشياطين في بعض لطائف الشفاعة الكبرى من اسرار نعم الحكيم العظيم

قال الامام النووي في شرح مسلم رحمه الله الولي المكرم معزيا الى القاضي عياض رحمه الله الفياض
معنى قوله صلى الله عليه وسلم ان كل واحد من الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم الى آخر الجزاء يعني
لست هناكم ولست لها مما لست لها اهلا لان الله وفيه اشارة من كل واحد منهم الى ان هذه الشفاعة
وحده القادر ليس له غيره وكل احد يدل على الآخر حتى ينتهي الامر الى صاحبه لانهم علموا ان
صاحبها سيدنا الكل محمد صلى الله عليه وسلم متعين لها دون غيره وفي احالة كل احد منهم على الآخر تقديم
ذوي الاسنان والآباء على الابناء في الامور الجليلة بالاخرة اما مبادرة النبي صلى الله عليه وسلم
لذلك واجابته لرغبتهم فلتحققه صلى الله عليه وسلم وتيقنه ان هذه الكرامة والمقام له
صلى الله عليه وسلم خاصة انتهى وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب للعلامة القسطلاني

عليهما الرضوان العمراني وانما المختصة بالحق اليهم دون سائر الانبياء لانهم شارع

والصلاة خمس اي من عامة خلق جميع ادم وال[illegible] ونوح الاب الثاني وابراهيم

على الشافع عليه عن جميع اهل الاديان وهو ابو الانبياء بعده وموسى اكثر الانبياء اتباعا

بعد المصطفى وعيسى عليهم السلام لانه ليس بينه وبينه نبي وهو من امته صلى

عليه وسلم [illegible] الحق النبيين [illegible] لا خطيئة فضلا [illegible] وقال الحافظ [illegible]

ان [illegible] من معجم الحديث في [illegible] ان [illegible] وبح

ذات [illegible] كيف لا وان الله [illegible] وتاييدا ان ما [illegible] الحكمة المذكورة

وقال العلامة والحبر الفهامة في التحبير بهذا التعبير والحكمة في ان الله تعالى الهمهم سؤال

من ادم ومن بعده صلوات الله وسلامه عليهم في الابتداء ولم يلهموا سؤال نبينا

محمد صلى الله عليه وسلم اولا هي والله اعلم اظهار الفضيلة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم

فانهم لو سألوه ابتداء لكان يحتمل ان غيره يقدر على هذا ويحصل واما اذا سألوا

غيره من رسل الله تعالى واصفيائه فامتنعوا ثم سألوه فاجاب وحصل غرضهم

وهو النهاية في ارتفاع المنزلة وكمال القرب وعظيم الادلال والانس وفيه

تفضيله صلى الله عليه وسلم على جميع المخلوقين من الرسل والادميين والملائكة

فان هذا الامر العظيم وهي الشفاعة العظمى لا يقدر على الاقدام عليه غيره صلى الله

عليه وسلم وعليهم اجمعين انتهى وقال العارف الرباني سيدي عبد الوهاب

الشعراني قدس الله سره النوراني في اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الاكابر

تحت قوله عليه الصلوة والسلام وعلى اله واصحابه البررة الكرام انا سيد ولد ادم

يوم القيامة واول شافع واول مشفع ولا فخر قال العلماء وانما خص يوم القيامة

بالسیادۃ لانہ یوم ظہور جاتفرد لاحد کقولہ تعالیٰ لمن الملک الیوم بخلاف شرف فی الدنیا وسیادۃ
بانہ آنحضور مین منازع یعنے ذکر شفاعت کبریٰ جو نظم مین الالکارب مقوا وسکا بیان کتاب
نجم المبین کے پانچوین جلد مین مفصلاً آنکار ہے و لطائف حدیث شفاعت کبریٰ بطول
وبسط وہان مذکور ہین اور اوسکی حکمتہا شرائف اور اسرار عظیمہ شرح وہا وہان مسطور
ہین از انجملہ یہ شتے نمونہ خروار ہے کہ ایک حقیقت انبیا کی منکشف عند اولی الابصار
ہے کہ حضرت امام نووی شرح صحیح مسلم مین ایسا فرماتے ہین باسند علامہ قاضی عیاض
رحمۃ اللہ الفیاض تحریر مین لاتے ہین کہ جب روز پرسوز قیامت مین امم اولین وآخرین
کو مصائب وشدائد توران غضب الٰہی گھیر اودکھلاوین۔ تو سب امتین اوس غضب الٰہی
سے رہائی کے لیے پانچ پیغمبرون کی خدمت فیضدرجت مین جاوین اول حضرت
آدم صفی اللہ دوسرے حضرت نوح نجی اللہ تیسرے حضرت ابراہیم خلیل اللہ چوتھے حضرت
موسیٰ کلیم اللہ پانچوین حضرت عیسیٰ روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ التام وعلی نبینا
وعلیہم علی الدوام پس وہ پانچون نبی جناب الٰہی مین شفاعت کرنے سے عذر و
معذرت اظہار مین لاوین اور یہ کلمہ جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اپنی زبان فیض
عنوان سے فرماوین کہ کنت ہناکم ولست لہا معنا اسکا یہ ہے نزد علمائے
کرام کہ مین اہل اس شفاعت کا نہین اور نہ میرے لائق ہے یہ مقام اور اس
جواب باصواب مین یہ اشارت ہے لاکلام ہر ایک پانچون انبیائے کرام
سے علیہم السلام کہ میرے سوا غیرے ہوگا یہ شفاعت عند اللہ العلام کہ وہ
اہل اس شفاعت کا ہے اور اوسیکے لائق ہے یہ مقام پس آدم علیہ السلام سے
ایک دوسرے پر حوالہ کرینگے بالاہتمام ہر ایک اون پانچون انبیائے عظام سے
اقرار کریگا کہ ہرگز میرا نہین یہ کام یہانتک کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ سے
یہ امر منتہی ہوگا طرف صاحب مقام کے بالاختتام کیونکہ اونکو اس امر

کا علم ہوگا بالضرور + کہ یہ شفاعت کبریٰ مقام سید الانبیا ہے بے تفنیز
اونکے لیے ہی یہ رتبہ شفاعت مخصوص ہے + اونکے سوا غیر کے لیے یہ ہرگز نہین
منصوص ہے + اور حوالہ کرنا حضرت آدم صفی اللہ کا طرف حضرت نوح نجی اللہ کے
اور حوالہ حضرت نوح کا طرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے + اور حوالہ انکا طرف موسیٰ
کلیم اللہ اور انکا طرف حضرت عیسےٰ روح اللہ کے + اسلیے ہے کہ ذوی الاسنان
و آبا مقدم ہون ابنا پر بالاحترام + اون امور مین کہ جنکے لیے شرافت و عظمت
ہے نزدِ خواص و عوام + اور جب سب اولین و آخرین + اون پانچ انبیاے کرام سے
مایوس ہوکر با دلِ غمگین + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت
فیضدرجت مین آئینگے + تو آپ ساتھ نہایت شفقت و دلداری اور غایت
مرحمت و غمگساری کے انا لہا انا لہا فرماوینگے + یعنے اس شفاعتِ کبریٰ کا
اذن خاص میرے لیے ہی کیا ہے پروردگار + میرے سوا کسی کو مقربانِ
الٰہی سے اس رتبہ مین دخل نہین زنہار + یہ شفاعتِ عظمیٰ عند اللہ امروز
میرے لیے ہے سزاوار + امروز حقا یقینا میری ہی وجاہت سے اس غضب کو
مسدود کریگا ایزدِ غفار + ازل سے ابد تک یہ رتبہ میرے لیے ہی مشہور
ہے نزدِ کبار و صغار + پس جبکہ جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے لیے وہ رتبہ مستحق ہے نزدِ کردگار + تو شادان و فرحان باصد سرور
دل و جان اوس شفاعت کے لیے مبادرت فرماوینگے بلا انکار + اور شرح
مواہب لدنیہ مین مذکور ہے + اور یہ شرح علامہ زرقانی کی ہشتم جلد مین
مسطور ہے + کہ پانچ حضرات انبیاے موصوفین کی خدمت مین اُمم اولین

و آخرین کا جانا + اور امداد و شفاعت کے لئے اونکو ہی مخصوص ٹھرانا
اور سائر انبیائے کرام کی طرف جانیکو التفات مین نہ لانا + یہ اسلیے کہ وہ ہمارے نبی
ممدوحین مشاہیر رسل عظام ہین + اور پیشوائے جماہیر حضرات انبیائے فخام
ہین + زمرہ انبیا علیہم الثنا مین اولوالعزم انکی شان + ہر ایک مظہر کثرت بلا
منظر و فور محن و ابتلا سلیم الجنان ہے + ہر ایک صاحب شریعت سدیدہ و
شریعت انکی معمول مدت مدیدہ ہے + اور باوجود اسکے حضرت آدم صفی اللہ ابوالبشر
ہین + اور حضرت نوح نجی اللہ آدم ثانی بے خطر ہین + اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ
مجمع ثنائے اہل ہر ادیان ہے + اور بعد حضرت نوح ابوالانبیا قطب توحید
عظیم الشان ہے + اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ متبوع اکثر انبیا بعد سید انس
وجان ہے + اور شریعت حضرت عیسیٰ روح اللہ اور شریعت سیدنا
حبیب اللہ مین نہایت اتصال ہے + اور ان دونو حضرات مین کسی
دوسرے نبی سے ہرگز نہین انفصال ہے + اور حضرت عیسیٰ روح اللہ
ظاہرا بھی امت محمد رسول اللہ سے بے قیل و قال ہے + کہ بعد ظہور دجال
حضرت عیسیٰ دوسرے آسمان سے دنیا مین تشریف لائینگے + اور مثل علما
اس امت کے اسی شریعت محمدیہ پر حکم فرماینگے + اور اس امتی ہونے مین
کسی نبی کی دعا قبولیت الٰہی مین نہ آئی ایک انکی ہی دعا کہ اللّٰھم اجعلنی
من امت محمد حق تعالیٰ نے قبول فرمائی اور زرقانی شرح مواہب او
تفسیر عزیزی مین مذکور ہے + اور انکے سوا دیگر کتب معتبرہ سے بھی آشکار ہے +
کہ حق تعالیٰ نے کسلیے ہمہ امم اولین و آخرین کے دلمین یہ الہام کیا کہ

اون سب نے شفاعتِ کبریٰ کے لیے حضرت آدم سے اولاً سوال بالاہتمام کیا،
یعنے قیامت کے روز پُر سوز مین سب اُمم اولین آخرین اس امر پر اتفاق لاوینگے
کہ شفاعتِ کبریٰ کے لیے حضرت آدم صفی اللہ کی خدمت مین جاوینگے حالانکہ
رتبہ شفاعتِ کبریٰ جناب سید الانام کے لیے مخصوص ہے ، انکے سوا کسی
دیگر نبی کے لیے وہ ہرگز نہین منصوص ہے اور آدم علیہ السلام سے پانچون
انبیائے کرام ایک دوسرے پر حوالہ فرماوینگے ، اور اقرار کستگی کا اور عذر
معذرت درپیش لاوینگے ، حالانکہ یہ علم اونکے نزدیک متحقق بالیقین ہے
کہ رتبہ شفاعتِ کبریٰ مخصوص عند اللہ بہرِ سید المرسلین ہے ، خصوصاً
اکثر افراد اس اُمتِ مرحومہ کے نزدیک علم ثابت بلا انکار ہے ، کہ روز
قیامت مین صاحبِ رتبہ شفاعتِ کبریٰ حبیبِ پروردگار ہے ، پس
باوجودِ خصوصیتِ شفاعتِ کبریٰ بہرِ سید الانام ، اور باوجودِ ثبوتِ
علم خصوصیتِ مذکورہ نزدِ حضراتِ انبیائے کرام ، اور عموماً ماہر ہونا
بعض اُممِ ماضیہ کا خاصہ مذکورہ سے لاکلام ، اور خصوصاً ماہر ہونا
اُمتِ مرحومہ کا خاصہ مسطورہ سے علی الدوام ، ہمہ اُمم اولین و آخرین
بہرِ شفاعتِ کبریٰ نزدِ رب العالمین ، کسیلیے نہ جاوینگے اولاً پیش سید المرسلین
اور حضرت آدم صفی اللہ کسیلیے ہمہ اُمم کو اولاً نہ بھیجینگے پیش محمد رسول اللہ
اور اسیطور حضرت نوح نجی اللہ اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ
نہ روانہ کرینگے ہمہ اُمم کو طرف جناب حبیب اللہ ، علیٰ نبینا صاحب المقام
المحمود المنیر ، وعلیہم صلوات اللہ وسلامہ الوفیر ، پس اسمین یہ مقتضا حکمت

الٰہیہ ہے + اور سر اسرار قدرت ازلیہ ہے + کہ اوس یوم یوم وکرامت این روز پر سوز قیامت مین جو مجمع ہمہ حضرات انبیائے مرسلین ہے + اور مرجع ہمہ امم اولین وآخرین ہے + مرتبہ عظیمہ سر باطن احدیہ + اور مرتبہ فخیمہ سر وحدت ذاتیہ + جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اظہار فرمائے + اور عروسہ علم الیقین منصۂ عین الیقین پر چہرہ حق الیقین دکھلائے + اور معنائے حدیث لیس الخبر کالمعاینۃ متحقق ہوجائے + ؎ شعر

تراد یدہ و یوسف راشنیدہ		شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یعنی ہمہ امم اولین وآخرین مین جن اشخاص پہ یہ امر آشکار ہے + کہ اوس روز پر سوز مین شفاعت کبریٰ خاصہ جناب سید مختار ہے + تو حق تعالیٰ یہ علم اونکے دلون سے نسیاً منسیا فرمائیگا + اور سب کے دلونمین یہی رائے مقرر ٹھہرائیگا + کہ حضرت آدم صفی اللہ کی خدمت مین عرض شفاعت کبریٰ ہم بجا لاوین + تاکہ اس فوران غضب الٰہی سے فوراً نجات پاوین + جب یہ سب آدم صفی اللہ کی خدمت مین عرض شفاعت کبریٰ بجالاوینگے + تب حضرت آدم علیہ السلام خواہش ایزدی سے فوراً ماہر ہوجاوینگے + کہ امر واظہار شرافت عظیمہ اور فضیلت فخیمہ جناب رسول مقبول کی حق تعالیٰ کو منظور ہے + اور ہر وجہ سے اوس شرافت وفضیلت کو بے ریب اور بے عیب ظاہر کرنا بالضرور ہے + پس حسب خواہش الٰہی شفاعت کبریٰ کی عدم اہلیت کا اقرار فرمایا + جیساکہ کنت حنا کمو وکنت بالا تحریر مین آیا + اور یہ طور یکے اون چہار اصفیائے موصوفین نے سنت آدم صفی اللہ کو عمل مین لایا + اور اگر

ہمہ ائمہ اولین و آخرین اجداد جناب سید المرسلین کی خدمت مین جاوین
اور جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم شفاعت کبری اظہار مین لاوین
تو بہت اشخاص کے دلون مین باقی رہے یہ اشتباہ و احتمال + کہ اگر اون
پانچ حضرات کی خدمت مین عرض کرتے ہم شکستہ حال + تو ممکن کہ اونسے بھی شفاعت
کبری ظہور مین آتی بے قیل و قال + پس رفع اشتباہ مذکورہ کے لیے اکثر ائمہ
پر نسیان طاری ہو + اور پانچون انبیائے کرام کی زبان فیض عنوان سے
اقرار عدم اہلیت جاری ہو + اور جب اون پانچ مشاہیر انبیائے عظام سے
عدم اہلیت اوس شفاعت کا اقرار ہو + تو سائر انبیائے کرام کی عدم اہلیت
اوس شفاعت مین بطریق اولی آشکار ہو + اور اس شفاعت کے لیے فرشتونکی
عدم اہلیت کا بھی بوجہ احسن اظہار ہو + کیونکہ خاصان بنی آدم خاص فرشتون سے
مراتب مین افضل و اکرم ہین نزد پروردگار + اور عوام مومنان بنی آدم عوام
ملائکہ سے مناصب مین اکمل و اعظم ہین عند اللہ الغفار + اور جبکہ خاصان آدمیین
اور ملائکہ معصومین + ادائے شفاعت کبری سے ہوئے عاجزین + اور ورد نفسی
نفسی مین ہوئے مشغولین + اور اوس وقت سخت مین سب کے لیے شفاعت فرماوین
جناب سید المرسلین + اور ثوران غضب آلہی پر مہر لگاوین حضرت خاتم النبیین
دروازہ فرحت و سرور موفور کا کشادہ ہو + ہر ایک شخص غم و الم سے شکستہ پا
استادہ ہو + ابواب اقسام سائر شفاعت مفتوح ہون + اصحاب کرام اور باب
آثام رحمت و مغفرت سے ممنوح ہون + تو اسمین نہایت مدارج محمدیہ اور قرب و منزلت
آلہیہ نمودار ہون + اور نہایت معارج احمدیہ اور انس و محبت حضرت صمدیہ کا

ہوں۔ ہمہ خزانِ نازبرداری بر فرقِ حبیبِ حضرتِ باری بعد الوف والوف
تصدق ونثار ہوں۔ اوس وقت وہی ایک ذات محمود ہمہ حامدین ہوں۔ وہی
ایک عالمِ صفات مسجود سب شکلِ پروانہ اوس شمع پر والہین ہوں۔ شعر

یا رب صل علی عین العنایات — ذخر الخلائق فی کل المقامات

قطب لکل نبی والرسالات — وهو المفیض لهم فی کل اوقات

لکنه وهو نور من حضرته — سید المصطفین واکرم من

ذاک الرسول الذی ما سید بشر — من الخلائق فی الماضی والآتی

ازکی النبیین انسابا واکرمهم — رب الجمال وسلطان الرعایات

نور الوجود ودیوان الشهود ویا — اوفی العهود ویا قطب السیادات

انت المقدم فی الحضرات اجمعها — یا رحمة الله من رب السماوات

باب الاله ومفتاح لحضرته — نعم المهیمن میزان الفیوضات

یا سیدی یا رسول الله یا املی — یا عدتی سندی فی کل حالات

حقق ظنونی فخیر منک یا ذخری — انت الملاذ لنا فی کل ساعات

صلی علیک الذی والاک منزلة — علیا فی عدد الاشیا وحالات

والآل والصحب اکرم جمیعهم — اهل الحقیقة وارباب الکمالات

اور کتاب الیواقیت والجواہر میں نگارست۔ اور یہ کتاب عارفِ ربانی امام
شعرانی کی بلا انکار ہے۔ کہ اسطرح جو حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جناب رسول
کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا ہے۔ کہ میں سردارِ ہمہ اولادِ آدم ہوں نہ
شمارہ اور اول شفاعت کرنے والا ہوں نزدِ پروردگار۔ اور اول میری

شفاعت مقبول ہوگی زنواہزد وغفار + اور یہ بیان فخر وتفاخر نفسی سے نہیں زینہار + یعنی ہمہ اولین و آخرین کیا اہلِ سماوات وعرشِ برین + کیا ہمہ مخلوقاتِ فرشِ زمین + وسب ادنیٰ ہے حبیبِ خدا سے بالیقین + آپکے فیوضات و برکات سے سبکا وجود ہے + آپکے صدقات وخیرات سے سبکا جود ہے + وہی ذات اصلِ اصیل باقی ہمہ اونکی فرعِ دلربا ہے + وہی یکتا مطلوب ازلی وابدی باقی ہمہ اونکی خاکپا ہے + شعر

اے گشتہ از برائے تو کون ومکان پدید	ازعرش تا بفرش ز نور تو آفرید
فانیست پیشِ نورِ تو انوارِ آفتاب	در نورِ آفتاب بود ذرہ ناپدید
ذرات کون پرتوِ نورِ ظہورِ تست	واندر ظہورِ خویش ز نورِ تو مستفید

اور یہ امر معہود ہے بین الناس + بغیر الشبہۃ ولا التباس + کہ ادنیٰ فخر اعلیٰ سے کرتا ہے آشکار + نہ اعلیٰ ادنیٰ سے فخر کا کرتا ہے اظہار + پس جبکہ جناب رسولِ مقبول احمد الحق اعلیٰ ہین بلا انکار + پس کیونکر کہین فخر سے کہ مین ہون اولادِ آدم کا سردار + بلکہ آدم اور بنی آدم کو اونسے فخر ہے عند اولی الابصار اور اونکو فخر ہے اپنے اصلِ اصیل سے جو احدیت پروردگار + اور حدیث مرقوم الصدر مین تخصیص سیادت بروز قیامت اسلیئے ہے مذکور کہ اوس روز پُرسوز مین سیادتِ مطلقہ رسولِ اکرم کا نہایت وغایت ہوگا ظہور کہ ہر فرد افراد خواص وعوام ہمہ طوائف انام پہ اسکا جلوہ ہوگا بے فتور کیونکہ وہ مطلقہ بے قید وقیود ہے + اور اوسکے نہایت ظہور کا وہی روز موعود ہے + کہ سیدنا آدم صفی اللہ اور اونسے افضل حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور ہمہ ملائکہ

معصومین اور سائر خلق اللہ حبیب رب العباد کی امداد کے محتاج ہون ٭ ہر ایک
مقرب کا نفسی نفسی ورد ہو ہر ایک معصوم نالہ و آہ سے پُردرد ہو و فع ثوران
غضبِ الٰہی سے لاعلاج ہون ٭ چہ جائیکہ اوسوقت کوئی مقرب کہے کہ مین سردار
ہون ٭ پیشوائی کسی کی رہائی کے لئے عنداللہ سزاوار ہون ٭ لہذا فرمادی
ہ ذات کہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ٭ اسطور کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ٭ یعنے
رمائیگا حضرت پروردگار ٭ کہ کون مالک ملک ہے آج روزِ شمار ٭ جو شخص
دعویٰ سرداری کا کرتے تھے آشکار ٭ ظاہر کرین وہ اپنی سرداری اور
افتخار ٭ پس اسکا جواب کوئی نہ دیگا زینہار ٭ خود خدا ہی فرمائیگا کہ
لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ٭٭ بخلافِ سیادتِ دنیویہ ٭ کہ با تنازع ہے بلا مریہ ٭ کہ
ب مراتب دنیا مین دعوی کرتے ہین کہ ہم سردار ہین ٭ خواہشِ نفوس جبلی
ہے کہ ہم سیاست و تقدم کے سزاوار ہین ٭ بخلاف سیادت مطلقہ روز شمار
سوائے جناب رسولِ مقبول و دیگرے کے لئے نہین سزاوار ٭ لہذا مخصوص ہوئے
تخصیص سے صاحب الشفاعة التامہ ٭ کہ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تخصیص سیادت کی ساتھ اولاد آدم کے اسلئے مذکور ہے ٭ کہ حسنِ تعبیر
ادب کی حفاظت رکھنا ضرور ہے ٭ یعنی حضرت آدم رسولِ مقبول کے ظاہر
والدِ جسمانی آشکار ہین ٭ اگرچہ باطن مین وہ آپکے فرزند روحانی بلا
ہین ٭ اور حضرت آدم سے اولاد آدم مین بعض فرد افضل موجود ہے
کہ سیدنا ابراہیم بالاتفاق اونسے افضل موجود ہے ٭ پس جبکہ جناب علی
آدم کے جو سردار ٭ تو پس بطریق اولیٰ آدم صفی اللہ کے سردار ہوئے عنداولی الابصار

اور یہ بھی پر ظاہر کہ اسی سردار کے فیوض انوار سے ہمہ اہل نور و نار کا ہوا اظہار ۔
لہذا ہمہ عوالم اور ہمہ اولاد آدم میں یہی سردار ہیں بلا انکار ۔ کیونکہ اصل اپنے فروع سے
دائم مقدم ہے عند ذوی الافکار ۔ لاریب ذات اپنی صفات پر مقدم ہے نزد علمائے
کبار ۔ پس سیدنا آدم اور اونکی اولاد اوسی ذات کے زیر سایہ ہونگے روز شمار ۔ اور یہ
مضمون فیض مشحون اس حدیث میمون سے ہویدا ہے کالشمس علے نصف النہار ۔
کہ انا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر ولواء الحمد بیدی ولا فخر آدم ومن دونہ تحت
لوائی ولا فخر وانا اول من یقرع باب الجنۃ ولا فخر یعنی اوس روز قبر سے اول میرا ہی حشر ہوگا
بالفخر ۔ اور لواء الحمد میرے ہی قبضہ اقتدار میں ہوگا بے فخر ۔ اور آدم اور اوسکے سوا ہمہ پیغمبر
بھی لواء الحمد کے زیر سایہ ہونگے بامسرت ۔ اور سب سے اول میں ہی جنت میں داخل ہونگا باعز
و فخر ۔ اور ان روایات میں مجھے کچھ فخر نہیں زینہار ۔ کہ اول خلق اللہ نوری [illegible]

آنجا کہ قدر تست فلک را مدار نیست / آنجا کہ قدر تست زمین را قرار نیست

نی انبیائے مرسل و نے جبرائیل را / در پردہائے خلوت خاص تو بار نیست

آنجا کہ کرد شرع تو انفاذ تیغ حکم / عقل برہنہ را سپر اختیار نیست

تا تہمت جنون ننہد کفر ہرزہ گوئے / انگشت مہ شگاف تو برلب سوار نیست

گرچہ شمار خلق جہان از عطائے تست / در عالم عطائے تو رسم شمار نیست

ہرچہ آمدست بدست بلادی تو پیش ازان / وین جود با حسرت کش از فقر عار نیست

تو مفتخر بفقر و ہمہ نسل آدمت / در سایۂ لواو بدانت افتخار نیست

اے انبیا بسایۂ تو کردہ التجا / آن کیست کش بسایۂ جاہ تو کار نیست

دریائے مدحت تو زپہنا ور کی ہست / در وے شناوران سخن را گذار نیست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صد ہزاران شکر ہر دم بہر رب العالمین — بخشا پنا لطف ہے بخشا ہمیں حفظ المتین
نا اصوص الدین ہیں جو اعتقاد مومنان — دائما محفوظ در قلب ہمارا یقین
اعتقاد قدرت خیر الورا ہے مستقیم — قدرت محبوب یزدان آپ وہ ہوئیں قادرین
رتبہ خیر الورا ہیں سب سے افضل ہیں وہ چیز — وہ عروج لامکان دیگر شفاعت یوم دین
جو علیہ کی نسل میں ہیں اعدائے آل مصطفیٰ — ان مراتب سالقہ کے دائما وہ منکرین
ایسے ہیں وہ اصوص الدین ولا و حرام — وہ نہیں اسپہ ناطق نص قرآن مبین
وہ عدوئے مصطفیٰ ہیں آل کے بھی دشمنان — گرچہ ظاہر میں ہوئے توحید کو وہ قائلین
حضرت محبوب سے اونکو ہے حسد و عناد — انکو سمجھیں موحد کلمہ گو وہ کافرین
گو ہے نسبت وہ کریں گے عباد اللہ عیان — درحقیقت عبد شیطان ہیں وہ جنکا دین
یا الٰہی بہر ذات شافع ہر دو سرا — بہر زہرا ہم علی و بہر آل طاہرین
منکروں کو دے ہدایت تا کہ ہوں وہ معتقد — اس رسالہ پر جو ہے وہ اعتقاد واصلین
جو رسالہ وقت ہوا ہے در زمانہ سابقہ — بخش دے بہر عم جو قاتل ارباب کین
طبع ہادی المطابع ہوا جب عیان — جان و دل سے اسپہ شیدا ہیں ہم جو عاشقین
یا الٰہی اس عقیدہ پر رہیں سب مستقیم — عاشقان مصطفیٰ اسکے جو دائم ناظرین
و دیدا نیز دو دیدا ہم کے وہ ہوویں فراز — وہ غم دارین سے ہرگز نہ ہوویں ماہرین

یہ خیوری کی بس لقائے مصطفیٰ پر جان نثار
ہے وہی سبحان ربی حافظ کون و مکین

گو ہر صلوات اپنے و فرق احمد پر مدام — ہو تصدق ہم بفرق آل طاہر طیبین

اعلان خوش برہان

مرآتِ خاطرِ خطیر اور آئینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوۂ ظہور سے
پُر نور ہو + اور گوشِ ہوشِ تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اس خبرِ صدق اثر
سے خوب ماہر و مسرور رہو + کہ الحمد للہ یہ رسالہ سلالہ مسمّیٰ بہ حفظ المتین عن لصوص الدین
مطبع ہادی المطابع واقع شہر کلکتہ مین نور بخش دیدۂ اولی الابصار ہوا + ہرسن روڈ
نمبر مکان ایکسو اکتالیس سے مطبع مزبور کا اظہار ہوا + مالک مطبع مذکور منشی محمد لطیف احمد
سلمہ اللہ مشہور ہے + و بنا بر خوش عنوان مالک مطبع مرقوم سے یہ رسالہ عجالہ مسطور ہے + اور
یہ رسالہ موافقِ قانونِ سرکار نامدار دفترِ رجسٹری گورمنٹ مین مندرج حسب دستور ہے +
پس کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے اس رسالہ حفظ المتین عن لصوص الدین کا
ہرگز نفرماوے + والا بجائے حصولِ نفع بارِ نقصان و مضرت اٹھاوے + ع چرا کارے کند
عاقل کہ باز آرد پشیمانی + کیونکہ جمیع حقوقِ رسالہ مرقومہ لہٰذا اس مؤلف مسکین کے لیے محفوظ ہین
بہ طور اس مشتہر داعی بالخیر کے لیے وہ ثابت و ملحوظ ہین + اور جس صاحب کو خرید رسالہ مسطورہ
مطلوب و منظور ہو + تو شہر کلکتہ امرتلا لین مکان نمبر ۹ مین غلام یٰسین صاحب سے دستیاب
بالضرور ہو + قیمتِ رسالہ مذکورہ (۲ع) آشکار ہے + یہ درجِ دُررِ فرائد اس قیمت سے
ارزان بلا انکار ہے + شعر قیمتِ دُررِ فرائد جوہری سے پوچھیا کیا قدر سائیس کو جو نفع بلیان

وھو اللطیف الخبیر و الیہ المرجع و المصیر المشتہر مؤلف مسکین محمد خیر الدین

عصمہ اللہ من شر الحاسدین

۱۳۱۵ھ